عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد:۳۶ | یکم تا ۷ رمحرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ رستمبر ۲۰۱۷ء | شمارہ:۳۶

انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں

انقلاب یا آئین کی اسلامی دفعات کا خاتمہ؟

مرزا غلام احمد کی پیشین گوئیاں

واقعات کے آئینہ میں

طبِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور شہد

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

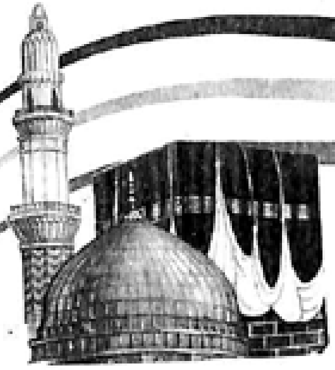

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

تراویح میں ختم قرآن سنت ہے

س:...... ایک مسجد میں کئی حافظ حضرات تراویح میں قرآن کریم سناتے ہیں۔ بعض حضرات چند دنوں میں قرآن کریم ختم کرکے الم ترکیف سے اسی مسجد میں تراویح پڑھاتے ہیں اس میں وہ لوگ بھی شامل ہوتے ہیں، جنہوں نے امام کے پیچھے ختم مکمل کرنا تھا اور امام کے پیچھے مقتدیوں کی تعداد کافی کم ہوجاتی ہے۔ یہ لوگ جلدی تراویح مکمل کرکے باتوں کے لئے اسی مسجد میں بیٹھ جاتے ہیں اور بعض لوگ تو مسجد کے اندر پان وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ امام کے مصلے کے علاوہ سورت تراویح پڑھنا کیسا ہے اور اس میں غیر ختم والوں کی شرکت کیسی ہے؟ نیز دورانِ تعلیم یا ویسے ہی مسجد میں پان گٹکا کھانا کیسا ہے؟ جواب عنایت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔

ج:...... رمضان المبارک کے مہینہ میں باجماعت تراویح کی نماز پڑھنا مستقل سنت ہے اور اس میں قرآن کریم کا ختم کرنا (یا پورا قرآن سننا) مستقل سنت ہے اور شرعاً یہ دونوں امور مطلوب ہیں، لہٰذا جو لوگ ختم قرآن کے بعد ''الم ترکیف'' وغیرہ سے تراویح کی نماز پڑھتے ہیں، نماز تراویح تو ان کی ہوجائے گی، البتہ ختم قرآن کریم کی سنت اور ثواب سے وہ محروم رہیں گے، اور چھوٹی سورتوں سے تراویح پڑھ کر مسجد میں دنیاوی باتوں کے لئے بیٹھ جانا اور اسی دوران پان، نسوار، گٹکا وغیرہ کا استعمال کرنا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے، انتہائی نامناسب اور غلط حرکتیں ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں دنیاوی باتوں اور ہر بدبودار اور نشہ آور چیزوں کے لانے اور استعمال کرنے سے بڑی تاکید اور سختی سے منع فرمایا ہے، بلکہ بعض روایات کے مطابق تو اس سے کیا ہوا نیک عمل بھی ضائع ہوجاتا ہے، لہٰذا بصورت مسؤلہ جو لوگ مذکورہ افعال میں ملوث ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ فوراً ان حرکات سے باز آجائیں اور اپنے کئے ہوئے اعمال پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور استغفار کریں۔

تنخواہ ذاتی ملکیت ہے

س:...... میں اور محمد سہیل دسمبر ۲۰۰۶ء میں فرنٹیئر کور بلوچستان سے بطور پولیس ڈیوٹی ہیٹی گئے، وہاں ہیٹی میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں پولیس ڈیوٹی سر انجام دی اور یکم فروری ۲۰۰۸ء کو ہم واپس پاکستان بخیر و عافیت آگئے۔ ہمارا یہ مشن ٹوٹل تیرہ مہینے رہا، تیرہ مہینوں میں سے آٹھ مہینوں کی تنخواہ مل چکی ہے اور پانچ مہینوں کی تنخواہ باقی ہے۔ اب آپ سے اس مسئلے کا حل پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسلامی اصولوں کے مطابق اس پیسوں میں سے ہمارے بہن بھائیوں اور چچا کا کل کتنا حصہ بنتا ہے؟ جواب تحریر فرمائیے؟

ج:...... وہ تنخواہ آپ کی ذاتی ملکیت ہے، آپ کی مرضی اس میں سے کسی کو کچھ دیں یا نہ دیں، آپ سے کوئی مطالبہ کا حق دار نہیں ہے۔

محض شک کی بنا پر پانی ناپاک سمجھنا

س:...... غسل فرض ہوچکا ہے، بالٹی میں تھوڑا سا پانی پڑا ہے، یقین نہیں ہے کہ اس میں بغیر دھلے ہاتھ ڈال دیئے گئے ہوں، اوپر سے ٹونٹی کے ذریعے پانی ڈال دیا، تو کیا ایسی صورت میں ایسے پانی سے غسل ہوجائے گا؟

ج:...... محض شک کی بنیاد پر اس پانی کو ناپاک نہ سمجھا جائے بلکہ اس کو پاک تصور کرکے اس سے غسل کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ | یکم تا ۷ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۱۷ء | شمارہ:۳۶

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

اللہ رب العزت کی لاٹھی بے آواز ہے!	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
"انقلاب" یا آئین کی اسلامی دفعات کا خاتمہ؟	۷	مولانا سمیع الحق مدظلہ
سود کا گناہ اور سودی معاملات (۲)	۹	مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ
انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں	۱۱	محمد سعید اکرم
مرزا غلام احمد کی پیشین گوئیاں	۱۵	مولانا کفیل احمد علوی کیرانوی
طب نبوی اور شہد	۱۸	عبداللہ بن مسعود
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی و دعوتی اسفار	۲۱	ادارہ
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ایضاً

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

تلاوت قرآن کی فضیلت

حدیث قدسی ۱۱: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مراقبہ کیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بیٹھے سو رہے ہیں تھوڑی دیر میں مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا، ہم نے عرض کیا:

یارسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکرانے اور خوش ہونے کی وجہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر ابھی ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے۔

یہ کہہ کر آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر "انا اعطیناک الکوثر" ہم کو سنائی، پھر فرمایا: تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟

ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت کی ایک نہر ہے، جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس کے آب خوروں کی تعداد تاروں سے بھی زیادہ ہے، اس نہر پر میری امت گزرے گی تو ایک بندے کو اس نہر سے ہٹایا جائے گا اور پانی پینے سے روکا جائے گا تو میں عرض کروں گا: "اے میرے پروردگار! یہ شخص تو میری امت میں سے ہے اس کو کیوں ہٹایا جا رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے، اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کی تھیں اور دین میں بدعتیں پیدا کی تھیں۔ (مشکوٰۃ)

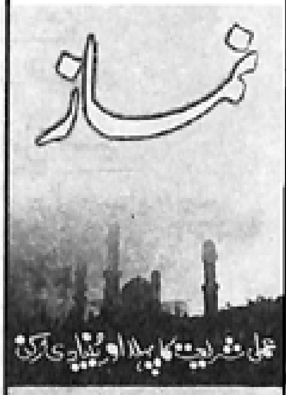

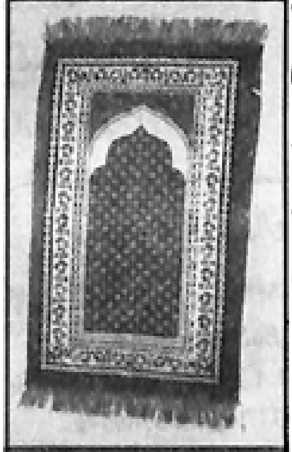

حضرت مولانا
مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

۲:... قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا: تکبیر تحریمہ کے ساتھ سب سے پہلا یہی عمل ہوتا ہے کہ نمازی بالکل سیدھا کھڑا ہوتا ہے، اس سیدھے کھڑے ہونے کو اصطلاح میں قیام کہتے ہیں، اگر نمازی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت ہے اور کوئی ایسا عذر بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے خود شریعت نے منع کیا ہو یا کھڑے ہو کر نہ پڑھنے کی اجازت ہو تو نوافل کے علاوہ بقیہ تمام نمازوں میں چاہے وہ فرض ہوں، واجب ہوں یا کوئی اور واجب نماز ہو، اکیلے پڑھی جا رہی ہو یا جماعت کے ساتھ، بہر حال قیام (کھڑے ہو کر) پڑھنا ہر ہر فرد (مرد و عورت) نمازی کے لئے ضروری اور لازمی ہے، ایسا نمازی کی ہر ہر رکعت میں کرنا ضروری ہے۔

۳:... قرأت کرنا: نماز کے دوران قیام کے اندر قرأت یعنی قرآن پڑھنا فرض ہے، ہر اس نمازی پر جو قرآن پڑھنے کی قدرت رکھتا ہو یا جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے امام اس کا ضامن ہو ایسی صورت میں احناف کے نزدیک ایک حدیث کی بنا پر کہ امام کی قرأت مقتدی کے لئے بھی ہے یعنی مقتدی کے لئے بھی کافی ہو جاتی ہے (فتح القدیر، ج:۱، ص:۲۳۹) واضح رہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قرآن مقدس کی سورۂ مزمل میں آنے والی آیت "فاقرء وا ما تیسر من القرآن" (آیت:۲۰) کے تحت کہیں سے بھی قرآن پڑھنا فرض ہے اور قرأت نامی فرض کے لئے کافی ہے البتہ ایک حدیث پاک "لاصلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحہ الکتاب" (بخاری شریف، ج:۱، ص:۱۰۴) جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اس کے نہ پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب آئے گا اور کہیں سے بھی قرآن پڑھنے کی وجہ سے قرأت نامی فرض ادا ہو جائے گا اور سجدۂ سہو کر لینے کے بعد اس کی وہ نماز درست ہو جائے گی۔ فرض قرأت کی مقدار پہلی دو رکعتوں میں ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات کے پڑھے جانے کی مقدار تک فرض ہے، اگر اس مقدار کو پورا نہیں کیا تو فرض ادا نہیں ہوگا۔

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

اللہ رب العزت کی لاٹھی بے آواز ہے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

گزشتہ شمارہ نمبر۳۲ میں جہاں بات چھوڑی تھی، وہاں سے سلسلہ کلام کا آغاز کرتے ہیں:

جناب میاں محمد نواز شریف صاحب سپریم کورٹ کے حکم پر نااہل قرار پائے، تو مری گئے۔ کئی دن رہے۔ اب لاہور جانا تھا ان کے خیال مبارک میں آیا کہ جہاز یا موٹروے سے لاہور گیا تو قوت کا شو نہ ہوگا۔ جی.ٹی روڈ سے جانا چاہئے تاکہ بھرپور پاور اسٹریٹ کا مظاہرہ ہوسکے۔

جناب شاہد خاقان عباسی وزیراعظم بنے تو نواز شریف کی مسلم لیگ نے اعلان کیا کہ یہ پینتالیس دنوں کے لئے ہیں۔ اس مدت تک جناب شہباز شریف کو این.اے حلقہ ۱۲۰...لاہور جو میاں صاحب کی نااہلی سے خالی ہوا ہے۔ اس پر قومی اسمبلی کا الیکشن جتوا کران کو وزیراعظم بنایا جائے گا۔

اس پر ایک دو روز بعد میاں شہباز شریف صاحب کی اہلیہ تہمینہ درانی کا بیان قومی پریس کی زینت بنا کہ میاں شہباز شریف صاحب کو امتحان میں نہ ڈالا جائے۔ جی.ٹی روڈ سے میاں نواز شریف صاحب کا سفر کرنا شہباز شریف صاحب کے لئے مشکلات کھڑی کرنے کے مترادف ہے کہ سابق وزیراعظم اپنے بھائی کو سیکورٹی دینا رسک ہے۔ اس کے لئے پنجاب حکومت پر دباؤ ہوگا۔ یہ کہ شہباز شریف کو وزیراعظم بنانا، پنجاب کو ہاتھ سے گنوانا ہے۔ میاں برادران کے بعض مخالفین نے تہمینہ درانی کے بیان کو میاں برادران کے گھریلو اختلافات کا نتیجہ قرار دیا۔ حقیقت کچھ ہو لیکن اتنا ہوا کہ میاں شہباز شریف صاحب حلقہ ۱۲۰ سے قومی اسمبلی کے لئے امیدوار نہیں بنے۔ وزیراعظم شاہد خاقان عباسی رہیں گے۔ افواہ ہے میاں شہباز شریف حکومتی اداروں کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہوگئے کہ جناب میاں نواز شریف صاحب جی.ٹی روڈ سے لاہور کے لئے سفر کریں گے۔

آپ پہلے پنجاب ہاؤس سے پنڈی آئے۔ یہاں جلسہ کیا۔ واپس اسلام آباد آگئے۔ اگلے روز سفر کیا۔ جہلم میں پڑاؤ کیا۔ اگلے روز جہلم سے چلے گوجرانوالہ میں پہنچے۔ اگلے دن گوجرانوالہ سے لاہور داتا دربار سے گھر کو خیر سے سدھار گئے۔ راستہ میں آپ کے قافلہ کی گاڑیاں ایک استقبال کرنے والے بچہ پر چڑھ دوڑیں اور اس کی ہڈی پسلی ایک کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

تین چار دن میں سابق وزیراعظم اسلام آباد سے عمرہ جاتی تو تشریف لائے۔ لیکن یہ خیال کہ اس طرح کھلی شاہراہ سے سفر کرنے پر طیب اردگان کا سین دہرایا جائے گا۔ پورا ملک سڑکوں پر اکٹھا ہوگا۔ بجائے لاہور کے شاید دوبارہ اسلام آباد وزیراعظم ہاؤس کو سراپا انتظار ہونا پڑے گا۔ یہ سب خیالی منصوبے پایہ تکمیل کو نہ پہنچ پائے۔ ایک آدھ آنچ کی کسر رہ گئی کہ نسخہ راکھ ہوگیا۔ ورنہ تو سونا تیار تھا کا معاملہ ہوگیا۔ اخبارات کی خبر ہے کہ دس ہزار اہلکار آپ کی سیکورٹی کے لئے ہمراہ رہے۔ اتنے ہر جگہ پبلک کے لوگ جمع ہوئے ہوں گے۔ معاملہ ٹائیں ٹائیں فش ہوگیا۔

حلقہ نمبر۱۲۰ پر بجائے محترم شہباز شریف صاحب کے محترمہ کلثوم نواز صاحبہ کو ٹکٹ دے دیا گیا۔ ان کے کاغذات نامزدگی درست قرار پائے۔ اس کے خلاف اپیل دائر ہوئی لیکن مسترد ہوگئی۔ البتہ اس دوران محترمہ کو گلے کا کینسر تشخیص ہوا۔ اللہ رب العزت ان کو صحت نصیب فرمائیں۔ بیماری کی خبر سے چیف آف آرمی نے فون کرکے محترمہ کلثوم نواز کی تیمارداری کی، بہت اچھی روایت کو نبھایا۔ چوہدری شجاعت حسین اور چوہدری پرویز الٰہی نے محترمہ کے لئے گلدستے بھجوائے۔ اس

بیماری کی تشخیص کے باعث میاں نواز شریف کا آدھا خاندان لندن کے لئے روانہ ہوا۔اس دوران نیب نے میاں نواز شریف صاحب اور دوسرے حضرت کی پیشی ڈالی۔ یہ پیش نہیں ہوئے۔اب کچھ متعلقہ حضرات لندن جاچکے ہیں۔

سپریم کورٹ کے جج جو نیب کی کارروائی پر نظر رکھیں گے وہ باہر کے سفر سے واپس تشریف لائے۔انہوں نے گواہوں کے بیانات قلمبند کرنے اور ۱۰ راکتوبر تک ریفرنس دائر کرنے کے عمل کو مکمل کرنے کا حکم دیا ہے۔میاں صاحب کی طرف سے سپریم کورٹ کے فیصلہ پر نظر ثانی کی درخواست دائر ہوئی ہے۔

آج اخبارات سے معلوم ہوا کہ ایک دوسری درخواست دائر کی ہے کہ نیب کے ریفرنسز کا چھ ماہ میں فیصلہ کرنے کے حکم پر نظر ثانی کی جائے۔ یہ مدت فیصلہ کرنے والوں پر دباؤ کا باعث ہے۔ غیر معینہ مدت میں وہ فیصلہ کریں۔تا کہ کیس چلتا رہے۔تا آنکہ موسم خوشگوار ہو اور مرحلہ مکمل ہوجائے۔اس لئے کہ اسی طرح آج کے اخبارات کی خبر کے مطابق ناجائز اثاثوں کے آخری کیس میں جناب زرداری بری ہوگئے ہیں تو میاں صاحب کی گاڑی بھی اس شاہراہ پر چل پڑے۔تا کہ سفر آسانی سے اختتام پذیر ہو۔

ادھر میاں صاحب نے اعلان کیا۔دفعہ ۶۲-۶۳ جو امین وصادق ہونے کی پابند بناتی ہے اس میں تبدیلی لانا ہے۔پیپلز پارٹی اس کے لئے پہلے ادھر ادھر بدکنے کے بعد متفق نظر آرہی ہے۔ ہمارے مخدوم اور قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ ڈٹ گئے اور واضح پیغام دیا کہ قانون صحیح ہے۔اس میں ترمیم کرنا قطعاً قبول نہیں۔ صحیح قانون کا غلط استعمال روکنے کے لئے قانون کو ہی تبدیل کردینا بالکل ناقابل قبول روایت ہے۔اس سے اجتناب برتا جائے۔

جناب پروفیسر طاہر القادری کینیڈا سے تشریف لائے اور پھر لندن تشریف لے گئے۔ ہائے! آپ کی یہ آنیاں، جانیاں کیا سماں باندھے ہوئے ہیں۔

جناب عمران خان، جناب شیخ پرویز رشید، چوہدری شجاعت صاحب کی لندن کی مجوزہ ملاقات کی خبروں نے تہلکہ مچایا۔

امریکا کے نئے صدر گرامی ڈونلڈ ٹرمپ نے افغانستان پالیسی پر بیان دیتے ہوئے سٹیٹ آف پاکستان کو دہشت گردوں کا سرپرست قرار دے کر سنگین نتائج بھگتنے کی وارننگ دی۔ چین، روس نے امریکا کو ہوش کے ناخن لینے کا پیغام بھجوایا ہے۔اس دوران حکومت اور تمام مقتدر ادارے وطاقتیں بمع سیاسی جماعتوں کے سب، امریکا کو جواب دینے کے لئے ایک ہوگئے۔ان حالات میں ایک یہ اچھی خبر ہے۔

جناب بھائی الطاف نے فرمایا تھا کہ میں برسر اقتدار آیا تو قادیانیوں کی تبلیغ پر عائد آئینی پابندی ختم کردوں گا۔خداوند کریم کا کرنا کہ خود اس کی اپنی تقریروں پر پابندی لگ گئی۔

میاں صاحب نے قادیانیوں کو نوازا تھا۔خود اقتدار سے محروم ہوگئے۔اسی کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے۔

مدارس کے لئے نیا چیرٹی بل پنجاب حکومت لا رہی ہے۔اس پر ہمارے مخدوم حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری مدظلہ جو کچھ ارشاد فرمائیں گے وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہوگا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ امت مسلمہ میں سے وہ فرد واحد ہیں جن کے متعلق قادیانی جماعت کے ناظر دعوت وتبلیغ (یعنی مناظروں کے انچارج اعلیٰ) زین العابدین ولی اللہ شاہ نے اخبار الفضل مورخہ کیم جولائی ۱۹۵۰ء میں باضابطہ اعلان کیا کہ ’’میں مبلغین سلسلہ (قادیانیوں) کو کھلے الفاظ میں واضح کردینا چاہتا ہوں کہ مناظروں کے لئے ان (مولانا لال حسین اختر) کے چیلنجوں پر قطعاً توجہ نہ کی جائے بلکہ ان کے کسی ایسے جلسوں میں کسی احمدی کو شریک نہ ہونا چاہئے۔‘‘

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اکثر اپنے مناظروں میں فرمایا کرتے تھے کہ: ’’ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو لال حسین اختر سے آکر مناظرہ کرے۔ قادیانی زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں۔لال حسین کے سامنے مرزا غلام احمد (اپنے چیف گرو، لاٹ پادری) کو شریف انسان ثابت نہیں کرسکتے۔‘‘

”انقلاب“ یا آئین کی اسلامی دفعات کا خاتمہ؟

مولانا سمیع الحق مدظلہ

وطن عزیز پاکستان کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک طرف امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے پے در پے دھمکیاں مل رہی ہیں تو دوسری طرف اندرونی طور پر سیاسی خلفشار۔ میاں صاحب نے اپنے دور وزارت میں اصلاح اور انقلاب کے تمام راستے مسدود رکھے، مگر اچانک اب انہیں انقلاب یاد آیا۔ کیا یہ انقلاب آئین سے اسلامی شقوں کا خاتمہ کرنے کا پیش خیمہ تو نہیں؟ ماضی میں بھی ہم میاں صاحب کے ڈسے ہوئے ہیں۔ پوری قوم کو معلوم ہے جب ہم نے سینیٹ سے شریعت بل پاس کرا کر ملک میں انقلابی راستہ کھول دیا، جس کا مقصد پاکستان کی سیاسی، عدالتی اور معاشی نظام کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنا تھا۔ اس بل کو پاس کرانے کے لئے سالہا سال طویل جدوجہد کی گئی۔ لازوال جدوجہد کے بعد شریعت بل سینیٹ سے متفقہ طور پر منظور کرایا۔ جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ قرآن وسنت کو ہر دستور اور قانون پر بالادستی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلق کو ساورنٹی (Sovernity) حاصل ہوگی، ملک کے ہر اہم ادارے کو اس بنیادی اصول کے ماتحت کرنا ہوگا، مگر جب یہ پاس کردہ بل اس وقت کی قومی اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کیا گیا تو وزیر اعظم نواز شریف نے اس بل کو ایک غیر اسلامی شق کے ساتھ مشروط کر دیا کہ ”بل اس شرط پر نافذ ہوگا کہ ملک کا موجودہ سیاسی، معاشی اور عدالتی نظام متاثر نہ ہو“ اس طرح ڈھٹائی سے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور قرآن وسنت کی بالادستی کا راستہ روکا گیا۔ اس اقدام سے میاں صاحب کے دین وشریعت کے معاملے میں بے حسی بلکہ منافقانہ رویہ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان کا بس چلے تو وہ دستور کی دیگر اہم اسلامی ترامیم پر بھی چھری پھیر دیں۔

اسلامی دفعات خصوصاً توہین رسالت ایکٹ، امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر مغربی اقوام، یہودی اور قادیانی سمیت ملک کی سیکولر ولبرل لابیاں سیخ پا ہو کر مسلسل ان کے خاتمے کی جدوجہد کر رہی ہیں۔ اس معاملے میں ان کی سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ سابق صدر امریکا بارک اوباما نے اپنے خصوصی مسلمان ایلچی ومشیر مسٹر ارشاد حسین کی قیادت میں ایک وفد بھیجا، جو مجھ سے بھی ملا۔ دو گھنٹے کی مجلس کا خلاصہ یہ تھا کہ مسٹر اوباما ان دو دفعات (امتناع قادیانیت اور توہین رسالت) کو آئین سے ختم کرانے کے خواہش مند ہیں۔

آئین کی دفعہ ۶۲۔۶۳ جس کی بنا پر میاں صاحب برطرف کئے گئے، آٹھویں ترمیم کا حصہ ہیں مجھے بحیثیت مسلمان اور پاکستانی اس حقیقت کے اظہار پر فخر ہے کہ ان اسلامی دفعات اور ترمیمات کی شمولیت میں جنرل ضیاء الحق کی وفاقی مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) میں میری طویل جدوجہد اور صدر ضیاء الحق کو راضی کر کے اسے آٹھویں ترمیم کا حصہ بنانے میں میرا اہم اور کلیدی کردار رہا ہے۔ میں خود ان تمام اسلامی دفعات کو آئینی حیثیت دلانے کی جدوجہد کا حصہ رہا بلکہ ۱۹۷۳ء کے دستور کی منظوری سے لے کر اب تک کی محنتیں شامل ہیں۔

میرے خیال میں میاں نواز شریف یا ان کے ہمنوا صرف دفعہ ۶۲۔۶۳ ختم کرنے کے در پے نہیں بلکہ وہ آٹھویں ترمیم میں شامل تمام دفعات کو ختم کرنے کی شروعات کر رہے ہیں۔ عمارت کی بنیادوں کی ایک اینٹ سرکا دینے کے بعد یہ سلسلہ رکے گا نہیں، بلکہ ملک کے استحکام کے خلاف علاقائی، لسانی اور علیحدگی پسند قوتوں کے مذموم عزائم کی تکمیل کا دروازہ کھل جائے گا۔ کرپٹ حکمران اور عناصر من مانی کرنے میں آزاد ہو جائیں گے۔

وہ اہم دفعات کون سی ہیں جن کو میاں صاحب کے نام نہاد ”انقلاب“ کو خطرہ ہے؟ بطور مثال چند ملاحظہ فرمائیں:

☆...... آرٹیکل ۶۲ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کے لئے اہلیت کے تحت نااہلی کی شرائط میں بُرے کردار، احکام اسلام سے انحراف، اسلامی تعلیمات سے لاعلمی، فاسق، غیر ایماندار، جھوٹی گواہی دینے والا، ملک کی سالمیت کے خلاف کام کرنے جیسی شرائط کی ترمیم کی گئی تھی کیونکہ کسی اہم منصب کے لئے دینی اہلیت کا لحاظ لازمی ہے۔ اسی طرح اس شخص نے ”پاکستان بننے کے بعد ملک کی سالمیت کے خلاف کام نہ کیا ہو اور نظریہ پاکستان کی مخالفت نہ کی ہو“ کو بطور خاص شامل کیا گیا۔

☆...... آرٹیکل ۶۳ میں نااہلی کی شرائط کے تحت درج کیا گیا تھا کہ جو کوئی پاکستان کے اقدار

وہ بالیقین نبی ہیں تا روزِ حشر سب کے

جس ذات کا محمد ﷺ ہے پاک نام نامی
بخشی ہمیں خدا نے اس ذات کی غلامی

اپنے پرائے سب کے وہ غمگسار و ہمدم
وہ بیکسوں کے والی، وہ بے بسوں کے حامی

آقا ہیں وہ ہمارے ہم ہیں غلام اُن کے
ان کے ہی پاک دیں کے ہم داعی و پیامی

ہر ایک کی زباں پر، ہے پاک نام اُن کا
رازی ہوں یا غزالی، قدسی ہوں یا کہ جامی

اللہ کے پیمبر سرتاج انبیاء کے
ادنیٰ غلام اُن کے ہیں نامی و گرامی

وہ شفقت مجسم وہ رحمت دو عالم ﷺ
کیا اُن کی مہربانی، کیا اُن کی خوش کلامی

وہ بالیقیں نبی ہیں تا روزِ حشر سب کے
ہے عام جو نبوت تو فیض ہے دوامی

مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ

اخلی، سالمیت یا امن عامہ کے قیام میں رکاوٹ ڈالے یا پاکستان کی عدلیہ کی دیانت داری یا پاکستان کی مسلح افواج یا عدلیہ کی بدنامی اور تضحیک کا باعث بنے۔ اسی طرح اخلاق پستی وغیرہ میں ملوث ہو۔

☆......مقدس شخصیات کی توہین پر سزا کے لئے: دفعہ ۲۹۸-اے کے تحت تقدس مآب (ازواج مطہراتؓ، اہل بیت کرامؓ، خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ جیسی) شخصیات کے لئے توہین آمیز الفاظ یا رائے وغیرہ کے استعمال پر تین سال تک کی قید کی سزا یا جرمانہ یا قید و جرمانہ دونوں ہوں گی۔

☆......قادیانی گروپ کے بارہ میں: دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت قادیانی گروپ وغیرہ کا کوئی فرد جو اپنے آپ کو مسلمان کہلائے یا اپنے مذہب کو اسلام کا نام دیتا ہے یا تصاویر اور بتوں سے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے، وہ تین سال قید اور جرمانے کا مستوجب ہے۔

☆......تحفظ ناموس رسالت کے لئے: قانون فوجداری (ترمیم) ایکٹ III مجریہ ۱۹۸۵ء قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اتفاق رائے سے یہ قانون فوجداری ایکٹ نافذ کردیا گیا۔ اس سے مذہبی اعتقادات و عبادت گاہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کو جو تحفظ دیا گیا تھا اس میں توسیع کردی گئی تاکہ اس تقدس مآب شخصیت کی ذات گرامی اس میں شامل ہوجائے، جن کے حوالے سے ان شخصیتوں کو ادب و احترام دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا۔

☆......اگست ۱۹۹۲ء میں توہین رسالت کے جرم کے لئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵-سی میں عمر قید کی بجائے سزائے موت مقرر کی گئی۔ ۲۹۵-سی کے مطابق جو کوئی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام کی توہین زبانی و تحریری الفاظ میں کرتا ہے یا نظر آنے والی تصاویر یا بتوں کے ذریعے یا بہتان تراشی، طعن و تعریض کے ذریعے بلاواسطہ یا بالواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے، وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا یا اسے عمر قید کی سزا ہوگی اور اسے جرمانہ بھی کیا جائے گا۔"

☆......بعد ازاں ۲/ جون ۱۹۹۲ء کو قومی اسمبلی میں شریعت کورٹ کے فیصلے کے مطابق ایک قرارداد پاس کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کی سزا صرف سزائے موت ہونی چاہئے۔ سینیٹ نے بھی اس کی تائید کی۔ ۸/ جولائی ۱۹۹۲ء کو ایک ترمیمی بل پاس کیا گیا کہ اس جرم کی سزا صرف سزائے موت ہونی چاہئے۔ دونوں ایوانوں کا متفقہ فیصلہ پاکستانی باشندوں کے اجتماعی ضمیر کی عکاسی کرتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بیشتر ایسی آئینی اور دستوری ترامیم ہیں، جن میں راقم سمیت دیگر مذہبی جماعتوں اور محب وطن دین دار ارکان پارلیمنٹ نے بنیادی کردار ادا کیا۔ اس تحریر کا مقصد پاکستان کے غیرت مند عوام، علماء کرام، دانشوروں، وکلاء اور دیگر صحافیوں، مدیران جرائد، مذہبی جماعتوں اور اسلامی جذبے سے سرشار سیاست دانوں کو متنبہ کرنا ہے کہ میاں نواز شریف صاحب ''انقلاب'' کی آڑ میں اگر مذکورہ اسلامی دفعات یا دیگر ترامیم کو ختم کرنے کی جسارت کریں گے یا اس کا دروازہ کھول دیں گے تو پاکستانی قوم اور تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ اس سلسلے میں مذکورہ طبقات کو اعتماد میں لینے کے لئے ہماری بھرپور کوششیں جاری ہیں اور آج تحفظ آئین پاکستان کے نام پر تمام دینی اور سیاسی پارٹیوں کی اے پی سی اسی ضمن میں منعقد ہورہی ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۸/ اگست ۲۰۱۷ء)

سود کا گناہ اور سودی معاملات

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

ہمارے زمانے میں سودی معاملات کی چند رائج صورتیں:

سود کی معروف ومشہور صورت تو وہی ہے کہ کسی سے کچھ رقم قرض لی جائے اور بعد میں اضافہ کے ساتھ واپس کی جائے یا ناپ کر یا تول کر بیچی جانے والی اشیاء جو ایک جنس کی ہوں ان کا باہمی تبادلہ کمی و زیادتی کے ساتھ کیا جائے، جیسے ایک من گندم کے بدلہ دو من گندم لی جائے یا ایک کلو گھی کے بدلے دو کلو گھی لیا جائے، یہ سودی معاملہ ہے جو حرام ہے۔ لیکن اس کے علاوہ سود کی کچھ ایسی صورتیں بھی ہیں جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہیں اور عام طور پر ان کے سودی ہونے کی طرف توجہ نہیں ہوتی، ذیل میں چند ایسی صورتیں لکھی جاتی ہیں تا کہ انہیں پڑھ کر ان سے بچنے کی فکر پیدا ہو۔

سودی بینکوں کے ساتھ معاملات کرنا:

سودی بینکوں کی بنیاد سود اور ناجائز معاملات پر ہے، ان کے بہت سے معاملات سودی اور ناجائز ہوتے ہیں، مثال کے طور پر ان کے چند مشہور معاملات یہ ہیں:

بینک سے سودی قرض لینا:

بینک سے جب ذاتی ضرورت یا تجارتی مقاصد کے لئے قرض لیا جائے تو اس کی واپسی مزید رقم کے ساتھ مشروط ہوتی ہے اور طے شدہ شرح سود کے ساتھ ادائیگی کرنی ہوتی ہے اور بروقت ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے سود کی شرح میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جو سراسر سود ہے اور سود کا لینا اور دینا دونوں ناجائز حرام ہیں۔

سودی بینک سے گاڑی لینا:

سودی بینک میں گاڑیوں کی لیزنگ کا جو طریقہ کار ہے وہ بھی شرعی اصولوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے اور اس میں بھی قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے جرمانہ لیا جاتا ہے جو ناجائز ہے۔

البتہ سودی بینک کے متبادل کے طور پر ملک میں الحمدللہ! غیر سودی بینک قائم ہو چکے ہیں، جو علماء کرام کی زیر نگرانی شرعی اصولوں کے مطابق کام کر رہے ہیں، اس لئے ان علماء کرام پر اعتماد اور اطمینان ہو تو ان کے ساتھ مالی معاملات کئے جا سکتے ہیں۔

مروجہ انشورنش/بیمہ:

انشورنش یعنی بیمہ کی وہ تمام صورتیں حرام ہیں جن میں رقم جمع کی جاتی ہے اور حادثہ ہونے پر جمع کردہ رقم سے زیادہ مال ملتا ہے، خواہ زندگی کا بیمہ ہو یا اشیاء کا، کیونکہ مروجہ بیمہ (انشورنس) کی بعض صورتیں سود اور قمار (جوا) پر اور بعض صورتیں سود اور غرر (دھوکا) پر مشتمل ہیں لہٰذا اس سے بچنا لازم ہے۔

البتہ اس کے متبادل کے طور پر "تکافل" کا نظام موجود ہے، لہٰذا اگر کسی کو بیمہ زندگی لینا ہو تو وہ کسی ایسی تکافل کمپنی سے پالیسی لے سکتا ہے جس کے معاہدات مستند علماء کرام کی زیر نگرانی تیار کئے جاتے ہوں اور وہ مستند علماء کی زیر نگرانی شرعی اصولوں کے مطابق کام کر رہی ہو۔

بجلی اور گیس کا بل تاخیر سے جمع کرانے پر جرمانہ:

ہمارے یہاں بجلی اور گیس کے بل جمع کرانے کی ایک تاریخ مقرر ہوتی ہے، اس تاریخ تک اگر بل جمع کرا دیا جائے تو کوئی اضافی رقم نہیں دینی پڑتی، لیکن اگر مقررہ وقت کے بعد بل جمع کرایا جائے تو سرچارج، جرمانہ لگتا ہے اور یہ جرمانہ سود کے حکم میں ہے جس کا لینا دینا جائز نہیں، اس لئے صارفین پر لازم ہے کہ وہ ہمیشہ وقت مقررہ پر بل جمع کرانے کی پوری کوشش کریں تا کہ سودی ادائیگی نہ کرنی پڑے۔

آڑھتیوں کا زمینداروں کو قرض دے کر مال اپنے پاس لانے کا پابند بنانا:

آج کل یہ صورت بکثرت پائی جاتی ہے کہ زمیندار/کسان حضرات کو اپنی کھیتی کے مختلف اخراجات کے لئے یا ذاتی اخراجات کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے اور ان کے پاس اتنی رقم نہیں ہوتی، مجبوراً انہیں کسی سے قرض لینا پڑتا ہے تو یہ لوگ کسی آڑھتی سے قرض مانگتے ہیں اور آڑھتی انہیں اس شرط پر قرض دیتے ہیں کہ جب مال/پھل تیار ہو جائے تو کسی اور آڑھتی کے توسط سے مال فروخت کروانے کے بجائے اس کے پاس ہی اپنی پیداوار لانا ہوگی، تاکہ وہ اس مال کو فروخت کرے اور یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ آڑھتی کو مال فروخت کرنے کا زیادہ سے زیادہ کمیشن مل سکے اور زمیندار/کسان اس قرض کی وجہ سے اسی آڑھتی کو مال دینے پر مجبور ہوتا ہے، کیونکہ اگر وہ قرض دینے کی وجہ سے آڑھتی کے

پاس مال نہ لائے تو وہ دوبارہ قرض نہیں دیتا، بلکہ بعض اوقات باہمی اختلاف اور لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے، ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ مقروض کو اس بات کا پابند بنانا کہ وہ قرض خواہ کے ذریعہ سے اپنا مال فروخت کرائے، یہ قرض دے کر فائدہ حاصل کرنا ہے جو شرعاً ناجائز ہے اور قرض میں اس طرح شرط لگانا بھی جائز نہیں اور نہ ہی اس کی وجہ سے شرعی لحاظ سے زمیندار اس آڑھتی کے پاس مال لانے کا پابند ہوگا، بلکہ وہ اپنا مال جہاں چاہے فروخت کرسکتا ہے، البتہ قرض کی رقم واپس کرنا شرعاً اس پر لازم ہے۔

اس صورت میں اگر آڑھتی مال فروخت کرنے کا اتنا ہی کمیشن لے جتنا عام طور پر لیا جاتا ہے تو قرض کا معاملہ درست ہوجائے گا اور یہ شرط باطل ہوگی، لیکن اگر کمیشن عام طور پر جتنا لیا جاتا ہے، آڑھتی اس کمیشن سے زیادہ مقدار میں کمیشن لے تو یہ زیادتی سود ہوگی اور حرام ہوگی۔

مرھونہ (گروی رکھی گئی) چیز سے نفع حاصل کرنا:

جب کوئی شخص کسی دوسرے سے قرض لیتا ہے یا کوئی مالی معاملہ کرتا ہے تو سیکورٹی کے لئے اس کے پاس رہن یعنی اپنی کوئی چیز گروی رکھواتا ہے اور یہ چیز قرض دینے والے کے پاس امانت ہوتی ہے، جس کا استعمال اس کے لئے جائز نہیں بلکہ اس کو استعمال کرکے جو نفع حاصل کیا جائے تو وہ سود کے حکم میں ہوتا ہے، اس لئے رہن رکھوانے والے کی اجازت سے بھی اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں، مثلاً کسی نے اپنی گھڑی یا گاڑی یا زمین قرض دینے والے کے پاس رہن رکھ دی تو قرض دینے والے کو یہ گھڑی یا گاڑی استعمال کرنا یا زمین میں کاشتکاری کرنا وغیرہ جائز نہیں، یہ سب سود ہے لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے۔

بڑی ایڈوانس کی صورت میں کم کرایہ پر مکان لینا:

جب کوئی دکان یا مکان کرایہ پر لیا جاتا ہے تو مالک دکان، کرایہ دار سے سیکورٹی کے طور پر کچھ رقم یکمشت لیتا ہے اور ماہانہ کرایہ اس کے علاوہ ہوتا ہے پھر جب کرایہ دار مکان خالی کرتا ہے تو اس کو ایڈوانس کی رقم واپس مل جاتی ہے، اب معاملہ کی ایک اور صورت یہ رائج ہوگئی ہے کہ مالک مکان، کرایہ دار سے کہتا ہے کہ اگر تم ایڈوانس کی رقم زیادہ دو گے تو تمہارا ماہانہ کرایہ کم کردوں گا، مثلاً عام حالات میں ایک لاکھ روپے ایڈوانس رکھوا کر ماہانہ پانچ ہزار روپے کرایہ دیا جاتا ہے، لیکن اگر تین لاکھ یا پانچ لاکھ ایڈوانس دیا جائے تو پھر ماہانہ کرایہ پانچ سو روپے طے کیا جاتا ہے۔ یہ صورت شرعاً جائز نہیں کیونکہ ایڈوانس کی رقم فقہی لحاظ سے شروع میں امانت اور دستور کے لحاظ سے استعمال کی اجازت ہونے کی وجہ سے آخر میں قرض ہے، گویا کہ کرایہ دار قرض دینے والا اور مالک مکان مقروض ہے اور قرض دے کر مقروض سے نفع حاصل کرنا جائز نہیں، اس لئے ایڈوانس لینے کی صورت میں مارکیٹ ویلیو سے جتنا کم کرایہ ہوگا وہ سب سود کے حکم میں ہوگا جو جائز نہیں، چنانچہ اوپر والی مثال میں کرایہ دار کو چار ہزار یا ساڑھے چار ہزار کی جو بچت ہورہی ہے، یہ اس کے لئے سود کے حکم میں ہے جو حرام ہے۔ اس لئے اس ناجائز معاملہ سے بچنا لازم ہے۔ البتہ کرایہ کے معاملہ میں ایڈوانس رقم لے کر کرایہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق طے کیا جائے تو یہ جائز ہے۔

موبائل اکاؤنٹ میں مخصوص بیلنس رکھ کر فری منٹس کی سہولت لینا:

آج کل بعض موبائل سم کی کمپنیوں کی جانب سے ایک اکاؤنٹ کھولنے کی سہولت دی گئی ہے جس میں اکاؤنٹ ہولڈر کو کچھ رقم مثلاً دو ہزار روپے اپنے اکاؤنٹ میں رکھنے ہوتے ہیں اور مخصوص رقم رکھنے کی شرط پر اکاؤنٹ ہولڈر کو کچھ سہولیات مثلاً فری منٹس، فری ایس ایم ایس اور مفت انٹرنیٹ کی سہولت دی جاتی ہے، یہ معاملہ بھی شرعاً جائز نہیں، کیونکہ اکاؤنٹ میں رکھی گئی رقم کی شرعی حیثیت ”قرض“ کی ہے اور اسی قرض کی بنیاد پر یہ سہولیات مل رہی ہیں، جو سود کے حکم میں ہے، اس لئے اس سے بھی اجتناب کرنا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سود اور سودی معاملات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ ☆☆

یوم ختم نبوت عقیدت واحترام سے منایا گیا

فیصل آباد (عابد پوری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۷ ستمبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب بمقام جامع مسجد ربانیہ جناح آباد نزد ڈسپنسری جھال خانوآنہ سمندری روڈ فیصل آباد میں ایک عظیم الشان پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں مولانا مفتی خبیب احمد شاہ، مجاہد ختم نبوت مولانا غلام محمد نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں مرزا قادیانی کے بارے میں ایک متفقہ فیصلہ میں ایک قرارداد پاس ہوئی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ ۷ ستمبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات کو پورے فیصل آباد شہر میں کارکنان ختم نبوت نے یوم ختم نبوت عقیدت واحترام سے منایا اور مٹھائیاں بھی تقسیم کی گئیں۔ مرکزی راہنماؤں کی اپیل پر علماء کرام نے یکم ستمبر کا جمعۃ المبارک کا خطبہ عقیدۂ ختم نبوت پر ارشاد فرمایا اور ملک پاکستان کے لئے خصوصی دعا فرمائی کہ ملک پاکستان میں امن اور دہشت گردی کا خاتمہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا کے قادیانی اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک کی ایک سو آیات مبارکہ کا انکار کرتے ہیں اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو دس احادیث مبارکہ کا انکار کرتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں

محمد سعید اکرم

قرآن حکیم کا آغاز دعا سے ہوتا ہے اور اس میں بہت سی دعائیں ہیں جو انسان کو انداز بدل بدل کر رب کائنات کے آگے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی حاجتیں بیان کرنے اور اسی کے سامنے اپنی استدعائیں پیش کرنے کے طریقے سکھلاتی ہیں، لیکن مختلف مقامات پر رب العزت نے اپنے انبیاء کی زبانی پوری دنیا کے انسانوں کے لئے دعاؤں کے جو تحفے عطا کئے ہیں، ان میں سے ہر ایک قبولیت کے حوالے سے ایک نسخہ کیمیا ہے، یہ دعائیں گواہی دیتی ہیں کہ پیغمبروں جیسی برگزیدہ ہستیوں نے بھی اپنی حاجت براری کے لئے صرف اسی کی طرف رجوع کیا اور اسی کے آگے اپنی جھولی پھیلائی۔

ذیل میں اس آس پر مختلف انبیاء علیہم السلام کی چند قرآنی دعائیں مع ترجمہ مختصر تشریح پیش کی جاتی ہیں کہ رب دو جہاں یقیناً ایک دن اپنی ان عظیم اور بزرگ ترین ہستیوں کی دعاؤں کے صدقے امت مسلمہ کو موجودہ مشکلات کے گرداب سے نکال لے گا اور امت مسلمہ پر خاص کرم فرمائے گا اور دین اسلام کو پھر سربلندی اور اپنے نام لیواؤں کو سرخروئی عطا کرے گا۔

حضرت ابراہیمؑ کی دعا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا اس وقت مانگی جب دونوں باپ بیٹا یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے۔

اس دعا کے الفاظ بتارہے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے گھر کی تعمیر کے مبارک کام کے دوران آنے والے زمانوں کے اندر تک اپنی دعاؤں کو پھیلا کر خدا سے اس گھر کی پاسبانی اور اس کی عظمت کو تسلیم کرنے والی ایک قوم کی استدعا کر رہے تھے اور پھر خدا نے ان کی اس دعا کو یوں قبول کیا کہ ان کی نسل کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں اس عظیم ترین ہستی سے نوازا جو ساری دنیا کے لئے رحمت بن کر مبعوث ہوئی:

"رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔" (البقرہ:۱۲۸)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے تو سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، اے رب! ہم دونوں کو مسلم (مطیع فرماں) بنا، ہماری نسل سے ایسی قوم اٹھا جو تیری فرمانبردار ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور اپنی امت کی طرف سے ایک ایسی درخواست جمع کرادی ہے جو ہر مشکل میں قیامت تک اس کے کام آتی رہے گی اور ہر تاریکی میں اس کے لئے ایک شمع کی صورت جگمگاتی رہے گی:

"رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔" (البقرہ:۲۰۱)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔"

حضرت داؤدؑ کی دعا:

حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا اس وقت مانگی جب ان کے امیر طالوت اپنے ساتھی مسلمانوں کو لے کر جالوت کے مقابلے پر نکلا اور پھر اسے ایک بڑے لشکر کا سامنا کرنا پڑا، تب اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا یوں قبول کی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو اس وقت تک ابھی ایک کم سن نوجوان تھے، جالوت کو سر میدان قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں یعنی حضرت داؤد علیہ السلام کو ان کا سردار بنا دیا۔

"رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔" (البقرہ:۲۵۰)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کر، ہمارے قدم جمادے اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب کر۔"

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا:

یہ دعا حضرت زکریا علیہ السلام نے اس وقت مانگی جب انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام کو ایک حجرے میں گوشہ نشیں دیکھا اور یہ دیکھا کہ اس پاکباز لڑکی کو اللہ تعالیٰ اس حال میں بھی رزق پہنچا رہا ہے تو

ان کے منہ سے بے ساختہ یہ دعا نکلی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا اس طرح قبول کی کہ اس بڑھاپے میں انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا بیٹا عطا کیا:

"رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔" (آل عمران:۳۸)

ترجمہ: "پروردگار! اپنی قدرت سے مجھے نیک اولاد عطا کر تو ہی دعا سننے والا ہے۔"

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا:

یہ دعا حضرت آدم علیہ السلام نے اس وقت مانگی جب اللہ تعالیٰ نے ان دونوں یعنی آدم وحوا کی لغزش پر ان کے ستر ایک دوسرے پر کھول دیے، انہیں حیاء کے فطری جذبے نے بالکل مغلوب کر کے رکھ دیا اور انہیں اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا تو انہوں نے رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ: اے اللہ! ہم پر رحم کیجئے، ہمیں معاف کر دیجئے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو ہم بالکل تباہ ہو کر رہ جائیں گے۔

"رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ" (الاعراف:۲۳)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا، اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔"

حضرت شعیبؑ کی دعا:

جب حضرت شعیب علیہ السلام اہل مدین کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور انہوں نے اہل مدین کو اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلا دلا کر راہ راست پر آنے کی دعوت دی، لیکن وہ اپنی چودھراہٹ کے گھمنڈ میں اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے اور ان کی پیروی سے مسلسل انکار کرتے رہے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی جس پر اللہ تعالیٰ نے اہل مدین کو ان کے جرم کی پاداش میں اس طرح مٹا دیا جیسے وہ کبھی دنیا میں تھے ہی نہیں۔

"رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔" (الاعراف:۸۹)

ترجمہ: "اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

حضرت موسیٰؑ کی دعا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ سینا سے واپس آئے اور انہوں نے دیکھا کہ ان کے بھائی ہارونؑ کے منع کرنے کے باوجود ان کی قوم نے ایک بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا ہے تو وہ سخت برہم ہوئے اور اس پریشانی کے عالم میں اپنے رب سے یہ دعا کی اور پھر اس میں یوں اضافہ کیا، ہمارے سرپرست تو آپ ہی ہیں پس ہمیں معاف کر دیجئے اور ہم پر رحم فرما دیجئے آپ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں:

"رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ" (الاعراف:۱۵۱)

ترجمہ: "اے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما تو سب سے بڑھ کر رحیم ہے۔"

حضرت نوحؑ کی دعا:

حضرت نوح علیہ السلام نے جب اپنے نافرمان بیٹے کے حق میں دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا رد کرتے ہوئے ان سے کہا کہ: اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنا لے، تو حضرت نوح علیہ السلام نے اس دعا کی صورت میں اپنے رب سے معافی طلب کی اور پھر جواب میں رب العزت نے فرمایا کہ: اب دیکھتے رہنا کہ کس طرح تجھ پر اور تیرے پیروکاروں پر ہماری برکتیں اور سلامتی نازل ہوتی ہے:

"رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ۔" (الھود:۴۷)

ترجمہ: "اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ چیز تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں، اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔"

حضرت یوسفؑ کی دعا:

جب حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہت عطا ہوئی اور ان کی اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام اور اپنے بھائیوں سے ملاقات ہو گئی تو انہوں نے اپنے پروردگار سے ان الفاظ میں اپنی شکرگزاری کا اظہار کیا اور بادشاہت کے باوجود صالحین کے ساتھ اپنے انجام کی درخواست کی:

"رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ۔" (سورۂ یوسف:۱۰۱)

ترجمہ: "اے میرے رب! تو نے مجھے حکومت بخشی اور مجھ کو باتوں کی تہہ تک پہنچنا سکھایا، زمین وآسمان کے بنانے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا سرپرست ہے، میرا خاتمہ اسلام پر کر اور انجام کار مجھے صالحین کے ساتھ ملا۔"

ایک جامع دعا:

جب بڑھاپے میں رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل علیہما السلام جیسے فرزند عطا کئے تو انہوں نے یہ دعا کی اور پھر ان کی دعا یوں قبول ہوئی کہ ان کی یہ دعا قیامت تک ہر مومن کی نماز کا مستقل حصہ بنا دی گئی:

''رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ○۔'' (سورۂ ابراہیم:۴۰،۴۱)

ترجمہ: ''اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں، پروردگار! میری دعا قبول کر، پروردگار! میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اس دن معاف کر دیجیو جب کہ حساب قائم ہوگا۔''

حضرت سلیمانؑ کی دعا:

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک عظیم بادشاہت اور چرند پرند سب پر حکومت عطا کی اور ایسے میں جب وہ ایک روز اپنے لشکر کے ہمراہ کہیں جارہے تھے تو ان کے راستے میں آنے والی چیونٹیوں نے آپس میں کہا کہ سب اپنے بلوں میں واپس جائیں ورنہ کچلے جائیں گے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور دعا کی کہ اے اللہ! اس سب کے باوجود میری آرزو ہے کہ میرا انجام صالحین میں ہو:

''رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ۔'' (سورۂ نمل:۱۹)

ترجمہ: ''اے میرے رب! مجھے قابو میں رکھ کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے اور ایسا عمل صالح کروں جو تجھے پسند آئے اور اپنی رحمت سے مجھ کو اپنے صالح بندوں میں داخل کر۔''

شرح صدر کے لئے دعائیں:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزے دے کر فرعون کے پاس جانے کو کہا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جن کی زبان میں بچپن ہی سے لکنت تھی، اس دعا کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے اپنی استعانت کی درخواست کی لیکن جب فرعون نے ان کے معجزوں کو جادو کا محض ایک کھیل قرار دیا اور ان کی مسلسل دعوت کے جواب میں مسلسل انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عبرت کا نشان بنا کر رکھ دیا:

''رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔'' (سورۂ طٰہٰ:۲۶تا۲۸)

ترجمہ: ''پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ سلجھا دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔''

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے اترتے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہمراہ وحی کے الفاظ دہرانے کی کوشش کرتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کو وحی کا یاد کرا دینا ہمارا کام ہے، اس سلسلے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ یوں کہا کریں کہ: ''میرے رب! مجھے مزید علم عطا کر'' اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد آپ پر کبھی پریشانی کی کیفیت طاری نہیں ہوئی اور پھر پوری امت نے ان الفاظ کو اپنا وظیفہ بنا لیا:

''رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔'' (سورۂ طٰہٰ:۱۱۴)

ترجمہ: ''اے پروردگار! مجھے مزید علم عطا کر۔''

مصیبت اور پریشانی کے وقت کی دعائیں:

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر اپنی قوم سے مایوس ہو کر اور اس خوف سے کہ اس قوم پر اب اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا چاہتا ہے، گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور ایک مچھلی نے انہیں نگل لیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انہیں وہاں زندہ سلامت رکھا، اس حال میں مچھلی کے پیٹ کے اندر تاریکی میں ان کے منہ سے یہ الفاظ نکلے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس دعا کی بدولت اس تاریکی اور مصیبت سے نجات بخشی:

''لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔'' (الانبیاء:۸۷)

ترجمہ: ''نہیں ہے کوئی خدا مگر تو، پاک ہے تیری ذات، بے شک میں نے قصور کیا، اے خدا! مجھے معاف کر دے۔''

حضرت زکریاؑ کی دعا:

جب خود بہت ضعیف اور ان کی بیوی بانجھ ہو چکی تھی تو انہوں نے اپنے رب سے ان الفاظ میں اپنے لئے ایک وارث کی التجا کی اور ان کے رب نے ایک معجزانہ شان کے ساتھ ان کی دعا قبول کی اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا بیٹا عطا کیا:

''رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ۔'' (الانبیاء:۸۹)

ترجمہ: ''اے پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور بہترین وارث تو تو ہی ہے۔''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب قریش کبھی مجنون، کبھی شاعر اور کبھی جادوگر ہونے کا الزام دیتے اور کسی صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو مان کر نہ دیتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر ان الفاظ میں فیصلہ طلب کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا یوں قبول کی کہ ان الزام دینے والوں کے دیکھتے ہی دیکھتے حق غالب آ گیا اور باطل پرست سب منہ دیکھتے رہ گئے:

”رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ۔“ (الانبیاء:۱۱۲)

ترجمہ: ”اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور لوگو! تم جو باتیں بناتے ہو ان کے مقابلے میں ہمارا رب رحمٰن ہی ہمارے لئے مدد کا سہارا ہے۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنے باپ کے ظلم سے تنگ آکر گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور پھر برسہا برس تک اپنی قوم کو بت پرستی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت میں آنے کی دعوت دیتے رہے اور وہ قوم کہ جس میں ان کا باپ بدستور شامل رہا، مسلسل انکار کرتی رہی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی اور اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے صالحین میں شمولیت کی التجا کی، اس پر اللہ تعالیٰ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ دیکھ لینا قیامت کے روز جنت صرف ایمان لانے والوں کے لئے اور دوزخ منکرین کے سامنے ہمیشہ کے لئے کھول دی جائے گی:

”رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ○ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ○ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ۔“ (الشعراء:۸۳)

ترجمہ: ”اے میرے رب! مجھے حکم عطا کر اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا اور بعد میں آنے والوں میں مجھ کو سچی ناموری عطا کر اور مجھے جنت کے وارثوں میں شامل فرما اور میرے باپ کو معاف کردے کہ وہ بے شک گمراہ لوگوں میں سے ہے اور مجھے اس دن رسوا نہ کر جب کہ سب لوگ زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔“

مفسدین سے مقابلہ کے لئے دعا:

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جب مسلسل ان کی نافرمانی کرتی رہی اور علانیہ فحش کاری میں مبتلا رہی اور یہاں تک کہ حضرت لوط سے اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آنے کا چیلنج کرنے لگی تو حضرت لوط علیہ السلام نے یہ دعا مانگی، جس پر اللہ تعالیٰ نے ان نافرمانوں کو ہمیشہ کے لئے مٹا کر رکھ دیا:

”رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ۔“ (العنکبوت:۳۰)

ترجمہ: ”اے میرے رب! ان مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما۔“

آیئے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور رو رو کر اس سے ملتجی ہوں:

”رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔“ (البقرہ:۲۸۶)

ترجمہ: ”ایمان لانے والو! تم یوں دعا کیا کرو: اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر گرفت نہ کر، مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے، پروردگارا! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے درگزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔“ ☆☆

سالانہ ختم نبوت کانفرنس، گھوٹکی

گھوٹکی.... ۷ اراگست بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت سائیں سید نور محمد شاہ جیلانی منعقد ہوئی۔ مولانا خالد حسین الحسینی جامعہ قاسم العلوم نے کانفرنس کی نگرانی کی، بعد نماز مغرب تلاوت اور نعت کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد حسین ناصر نے اپنے بیان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لئے جدوجہد سے سامعین کو آگاہ کیا اور تحفظ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی، بعد نماز عشاء جامعہ قاسم العلوم کے اساتذہ کرام کے بیانات ہوئے اور الحاج امداد اللہ پھلپھوٹو نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ آخر میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ”عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور ہماری ذمہ داری، ردِ مرزائیت، ظہور مہدی اور حیات عیسیٰ علیہ السلام“ جیسے موضوعات پر تفصیلی خطاب کیا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے میں سائیں سید نور محمد شاہ جیلانی، مولانا خالد حسین، محمد طیب، عبدالہادی، مولانا رحمت اللہ حیدری اور جامعہ قاسم العلوم کے اساتذہ وانتظامیہ نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اللہ پاک سب کو جزائے خیر سے نوازیں۔

اسلامی ٹیبلو

گھوٹکی.... جیلانی ماڈل اسکول گھوٹکی میں دوپہر ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک اسلامی ٹیبلو کے عنوان پر پروگرام ہوا، جس میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد حسین ناصر نے حفظ کی کلاس کا افتتاح کیا اور مقامی علماء کرام کے بیانات کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ردِ مرزائیت پر روشنی ڈالی، اس پروگرام کے میزبان مولانا رحمت اللہ حیدری نے آخر میں علماء کرام کا شکریہ ادا کیا اور جماعت ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کا اظہار کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشین گوئیاں

واقعات کے آئینہ میں!

''قادیانیت کا مختصر تعارف اور پیشین گوئیاں جنہیں خود غلام احمد قادیانی نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا معیار اور حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن قرار دیا تھا اور جو قطعی طور پر غلط ثابت ہوئیں۔''

مولانا کفیل احمد علوی کیرانوی

قادیانیت کے جیب وگریباں:

اس وقت ہمارا موضوع مرزا غلام احمد قادیانی کی ان پیشین گوئیوں کا جائزہ لینا ہے جنہیں خود مرزا جی نے اپنے صادق یا کاذب ہونے کا اصل معیار قرار دیا ہے لیکن اس سے پہلے ہم چاہتے ہیں کہ غلام احمد قادیانی کی شخصیت اور قادیانیت پر ایک سرسری نظر ڈال لی جائے۔ یہ فتنہ اب پھر سر ابھارتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمان قادیانیوں کی فتنہ انگیزیوں اور خطرناک چالوں کو سمجھیں اور ان کی سازشوں سے باخبر ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ زبان وقلم کی طاقت سے کام لے کر قادیانیت کے بدنما چہرہ کو سر عام بے نقاب کریں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے امام مہدی، مسیح موعود اور نبوت کے جھوٹے دعوے کرکے ملت اسلامیہ کی صفوں کو بنیادی طور پر درہم برہم کرنے کی ناپاک سعی کی ہے، اس حقیقت سے ہندو پاک اور بنگلہ دیش وغیرہ ممالک کے اہل علم حضرات بخوبی واقف ہیں اور انہوں نے اپنے اپنے دائروں میں بجا طور پر اس گمراہی کو روکنے اور حقائق کی طاقت سے اس کے اثرات بد کو ختم کردینے کی موثر اور کامیاب کوششیں کی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے زعم میں ختم نبوت کو مانتے تو ہیں، مگر اس کی ایسی مہمل تاویل کرتے ہیں جو نہ ماننے کے مترادف ہے۔ وہ قرآنی آیات مقدسہ کی اپنی نفسانی خواہشات کے مطابق تفسیر کرتے ہیں، وہ اور ان کے ساتھی انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ مرزا بشیر الدین ''حقیقۃ النبوۃ'' میں ایک جگہ غلام احمد کے متعلق لکھتے ہیں: ''وہ بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گئے۔''

وہ اپنے جاہل چیلوں کو حضرات صحابہ کرامؓ کے ہم رتبہ قرار دے کر ان کی مسلمہ عظمت کو مجروح کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔

قادیانیوں کا اخبار ''الفضل'' جلد ۵، مورخہ ۲؍مئی ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:

''پس ان دونوں گروہوں میں تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا، ٹھیک نہیں۔''

ممکن ہے ہمارا خیال غلط ہو، لیکن ہمارا تجربہ یہی ہے۔ ہمارے نزدیک وہ ایک دہریہ صفت آدمی تھا، ایک نہایت فریب کار انسان، اس کی ضخیم کتابیں اس کی ذہنی عیاری کی آئینہ دار ہیں۔ اس نے لوگوں کی نفسیات کا گہرا مطالعہ کیا تھا، وہ جانتا تھا کہ دنیا کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک اکثریت نادان لوگوں کی ہے اور نادان لوگوں کو مختلف طریقوں سے بہکا کر اپنے ساتھ لگالینا کوئی زیادہ مشکل کام نہیں۔ اب سوال یہ تھا کہ عزت و شہرت، مال و دولت اور بھرپور مفادات حاصل کرنے کے لئے اسے کون سا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟ اگر وہ مذہب کے خلاف جھنڈا اٹھا کر سامنے آتا تو اس کے اپنے ہی گھر کے اور خاندان کے لوگ چند قدم بھی آگے نہ بڑھنے دیتے۔ اس شخص نے مسلمانوں کی نفسیات کو بھی اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ یہ ایک ایسی قوم ہے جسے مذہب کے نام پر گرمایا بھی جاسکتا ہے اور ٹھنڈا بھی کیا جاسکتا ہے۔ جگایا بھی جاسکتا ہے، سلایا بھی جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس نے مذہب کی آڑ میں وہ تمام کھیل کھیلے جو آج سب کے سامنے ہیں، سونے پر سہاگا یہ کہ اسے حکومت برطانیہ کا ہر رخ سے بھرپور تعاون بھی حاصل رہا۔ حکومت اس وقت مسلمانوں کے اتحاد سے اور جذبۂ جہاد کی تیز تر لہر سے خائف تھی۔ سید احمد شہیدؒ اور ان کے عظیم ساتھیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں انگریزی اقتدار کے لئے پریشان کن بنی ہوئی تھیں۔ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے اور ان کی توجہات کو ملکی اور غیر ملکی مسائل سے ہٹادینے کے

لئے انہیں مسلمانوں میں ایسے ہی ذہین وفطین آدمی کی ضرورت تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی ’’تریاق القلوب‘‘ میں اقرار کرتے ہیں: ’’میں حکومت برطانیہ کا خودکاشتہ پودا ہوں۔‘‘

’’ضمیمہ شہادت القرآن‘‘ میں لکھا ہے:

’’میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان و قلم سے اس کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلیشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیر دوں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔‘‘

’’تریاق القلوب‘‘ میں ایک جگہ لکھا ہے:

’’میں نے مخالفت جہاد اور انگریز کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھا کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں، ایسی کتابوں کو تمام عرب ممالک اور مصر و شام اور کابل اور روم تک پہنچادیا ہے۔‘‘

ایک طرف مرزا جی برابر مسلمانوں کو انگریزوں کے ساتھ وفاداری کی تعلیم دیتے رہے، دل سے مطیعانہ برتاؤ کی تبلیغ کرتے رہے، دوسری طرف مرحلہ وار مسلمانوں کے بنیادی عقائد پر شاطرانہ انداز میں حملے شروع کردیے اور توقع کے مطابق ایسے لوگ بھی مل گئے جو پیدا تو مسلم گھرانوں میں ہوئے تھے مگر مرزا کی طرح تھے، بے دین اور مفاد پرست۔ چنانچہ انہوں نے اپنے گروگھنٹال مرزا غلام احمد قادیانی کے علم وفضل، تقویٰ وطہارت بزرگی اور بے جا طور پر کشف و کرامت کی تشہیر شروع کردی۔ اس کے استخاروں کو کامیاب، الہامات کو سچے اور دعاؤں کو مستجاب بیان کیا جانے لگا۔ لوگ آنے لگے، بے وقوف اور توہم پرست لوگوں کی بھی کمی نہیں رہی، نہ پہلے تھی اور نہ آج ہے، پھر یہ تو دام ہی ہم رنگ زمین بچھایا گیا تھا، کچھ سادہ لوح اور پڑھے لکھے بھی پھنس گئے۔

پہلے مرحلہ میں مرزا نے مختلف نفسیاتی پہلوؤں سے کام لے کر اپنے خدارسیدہ ہونے کا تاثر لوگوں کے ذہن نشین کرایا۔ امام مہدی اور مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ دوسرے مرحلہ میں مسیح بن گئے، نبی ظلی ہوگئے، فنکاری دیکھئے! حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر زندہ ہونے کے بارے میں قرآنی صراحت کے باوجود حیات مسیح کے تو قائل نہیں لیکن آمد مسیح کے قائل ہیں اور وہ مرزا جی.... خود ہیں۔ اس سوال سے بچنے کے لئے کہ جب آپ کے بقول مسیح زندہ ہی نہیں تو آپ مسیح کہاں سے آگئے، تو مثیل مسیح کا شوشہ لگادیا، ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر نصوص قطعیہ موجود ہیں۔ اسی لئے علماء سلف وخلف شدومد سے ختم نبوت کے عقیدہ کو مدار ایمان قرار دیتے آئے ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ شخص نبی بن بیٹھا اور اس حقیقت کے تازیانہ سے بچنے کے لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ظلی و بروزی کی اصطلاحیں گھڑلیں، جب کہ نبوت ظلی ومجازی یا بروزی ہوتی ہی نہیں تیسرے مرحلہ میں ظلی و بروزی کا تکلف بھی ختم کردیا گیا، کہتے ہیں:

’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق‘‘

ترجمہ: ’’میرے ہی حق میں فرمایا گیا ہے۔‘‘ (حقیقۃ النبوۃ)

دوسری آیت:

’’محمد رسول اللّٰہ والذین معہ‘‘... محمد رسول اللہ سے مراد میں ہی ہوں...۔‘‘ (اخبار الفضل، ج:۳، ص:۱۵، بحوالہ پیشین گوئیاں مولانا ثناء اللہ صاحب)

شوق فضیلت یا جوش عیاری نے جب مزید ابھارا تو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہوگئے، کہتے ہیں:

لہ خسف القمر المنیر وان لی
خسفا القمران المشرقان اتنکر؟

اس کے لئے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، کیا اب تو انکار کرے گا؟ (اعجاز نبوی، ص:۷۱)

متعدد آیات کے بارے میں بے جھجک کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا ہے۔ اس شخص کا حوصلہ دیکھئے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کی کچھ عظمتوں ہی کو اپنی ذات میں سمو لینے کا مدعی نہیں بلکہ وہ صاف صاف کہتا ہے کہ میں ہی سب کچھ ہوں۔ وہ لکھتا ہے:

’’میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسمٰعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہوں، یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔‘‘ (حقیقۃ الوحی)

اس کا کہنا ہے کہ: ’’میرے معجزات انبیاء کے معجزات سے بڑھ کر ہیں۔‘‘ (کشتی نوح)

’’اور میری پیش گوئیاں نبیوں کی پیش گوئیوں سے زیادہ ہیں۔‘‘ (توضیح المرام)

اس نے لکھا ہے کہ: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو جس چیز کو بنانا چاہے بس کُن کہہ دے وہ ہو جائے گی۔‘‘ (حقیقۃ الوحی،ص:۱۰۵)

جب کہ صاحب بہادر کی وہ پیشین گوئیاں بھی پوری نہیں ہو پائیں جو انتہائی بلند و بانگ دعوؤں کے ساتھ کی گئی تھیں، جنہیں ہم یہاں پیش کر رہے ہیں۔

مرزا قادیانی کی فیصلہ کن پیشین گوئیاں اور ان کا شرمناک انجام:

مرزا غلام احمد قادیانی اگرچہ بے پناہ چالاک آدمی تھا، مگر جیسے کسی ملاح کا حد سے زیادہ بڑھا ہوا حوصلہ اس کی غرقابی کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی طرح چالاکی و مکاری میں اس کا حد سے زیادہ گزر جانا اس کو بُری طرح لے ڈوبا۔ اس نے مختلف پہلوؤں سے انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کیں، قرآن کریم کی تحریف میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، کلمۂ اسلام کا گو صراحتاً انکار نہیں کیا۔ مگر اس کے لازمی تقاضوں کی صریح مخالفت کی، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا اجماع امت کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں، قدم قدم پر مسلمانوں کی دل آزاری کی، عیسائیوں کو بھی نہیں بخشا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا ناجائز بیٹا بتایا جو قرآنی صداقتوں کے قطعی خلاف ہے۔ ہندوؤں کے بزرگوں کی بھی مٹی پلید کر کے رکھ دی، اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک ہی وقت میں بہت ساری مخالفتیں مول لے لیں۔

عیسائیوں کے ساتھ امرت سر کے ایک مناظرہ میں جب مرزا جی ایک بوڑھے پادری عبداللہ آتھم سے شکست فاش کھا گئے تو جھنجھلاہٹ میں اس کے لئے موت کی پیشین گوئی کر دی اور یہ سمجھ کر کہ یہ بوڑھا شخص ہے۔ سال ڈیڑھ سال میں لڑھک جائے گا، پیشین گوئی کی مدت پندرہ ماہ رکھی گئی۔ اعمال بد کے نتیجہ میں مرزا جی کو قدرتی طور پر ذلیل ہونا تھا۔ پادری سخت جان ہو گیا اور پیشین گوئی کی مدت پوری ہونے کے بعد بھی کافی عرصہ تک زندہ رہا، ہم پہلے اسی الہامی پیشین گوئی کا جائزہ لیں گے۔

واضح رہے کہ ہم پادری آتھم کے حامی نہیں ہیں اور نہ مذہباً اسے حق پر سمجھتے ہیں۔ توحید کو چھوڑ تثلیث پر یقین رکھنے والا حق پر کبھی نہیں ہو سکتا۔ اس پیشین گوئی کو چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دے دیا تھا، اس لئے اس کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

اس پیشین گوئی کے ساتھ مرزا جی نے اور بھی کوئی پیشین گوئیاں شامل کر دی تھیں۔ ایک پنڈت لیکھرام کے متعلق جو ان کی بے ہودہ گوئیوں پر انہیں بُرا بھلا کہتے رہتے تھے۔ دوسری مرزا احمد بیگ کے بارے میں جو ان کے قریبی عزیز تھے اور جنہوں نے اپنی بیٹی محمدی بیگم سے بوڑھے مرزا جی صاحب بہادر کا پیغام نکاح حقارت سے ٹھکرا دیا تھا۔ ان پیشین گوئیوں کے سلسلے میں مرزا جی کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں، ’’شہادت القرآن‘‘ میں لکھتے ہیں:

> ’’پھر ماسوا اس کے اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیشین گوئی جس کی میعاد ۵/ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی نسبت جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت پیشین گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے، جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱/ ستمبر ۱۸۹۲ء ہے، قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں، کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں حق تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو، خدا تعالیٰ اس کی طرف سے کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہرادے پیشین گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں، کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں، بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں، سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشین گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے، یہ تینوں پیشین گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمان سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشین گوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے، کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں: (۱) مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو، (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کا شوہر ہے۔ اڑھائی سال کے اندر فوت ہو، (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو، (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو، (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو، (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے (محمدی بیگم کا) نکاح ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔‘‘

(جاری ہے)

طب نبوی اور شہد

عبداللہ بن مسعود

دین اسلام کا طرۂ امتیاز ہے کہ یہ اپنے پیروکاروں کو افراط وتفریط سے علیحدہ ہوکر شاہراہِ اعتدال پر گامزن رہنے کی تلقین کرتا ہے، کسی بھی شعبہ سے متعلق اس کے ارشادات وفرمودات کا جائزہ لیا جائے تو وصف اعتدال اس کے ہر ہر جزو میں واضح نظر آئے گا، یہی وجہ ہے کہ جب انسان مصائب و تکالیف، امراض واسقام کا شکار ہوتا ہے تو شریعت اس کو اپنے پروردگار کی طرف رجوع اور اس سے توبہ و استغفار کرنے کے ساتھ ساتھ جائز اسباب اختیار کرنے کی تعلیم بھی دیتی ہے بلکہ بہت سی بیماریوں کا علاج خود شریعت مطہرہ نے انسانیت کے فائدہ کی خاطر تجویز بھی فرمادیا ہے، جس کا علم احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے اور اسی کو دنیائے حکمت میں طب نبوی کے عنوان سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسلام سے قبل تاریخ کے جائزہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس دور میں طبی علم تقریباً بھلایا جاچکا تھا، یہی نہیں بلکہ طبی علاج ومعالجہ کو غیر دینی عمل تصور کیا جاتا تھا، تعویذ گنڈوں کا عروج تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مبارکہ سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو ان فرسودہ خیالات و اعتقادات سے نجات ملی اور علاج ومعالجہ کا صحیح اور دینی تصور قائم ہوا، چنانچہ مشہور مورخ ڈگلس گتھری بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ مسلمانوں میں طبی سائنس کی گہری دلچسپی اور فروغ کی اصل وجہ وہ ارشادات اور احکام تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دیئے تھے۔

اسی طرح بعد کے ادوار میں بھی جب یورپ اس حوالے سے انحطاط کا شکار تھا، دنیائے اسلام کے علمائے طب نے طب اسلامی کو خوب فروغ دیا جس کی گواہی دیتے ہوئے ڈونالڈ کیمبل اپنی کتاب (Arabian Medicine) میں اس طرح رقم طراز ہے: ”اسلامی سائنس (کے فروغ) کے دور میں یورپ تاریکی کے دور سے گزر رہا تھا۔“ آگے لکھتا ہے: ”جن دنوں عیسائی دنیا تاریک دور سے گزر رہی تھی، اس وقت اسلام کے اہل علم نے علم الطب میں حیرت انگیز سرگرمی کا مظاہرہ شروع کردیا۔“

طب اسلامی کی اہمیت اور اہل اسلام کی اس میں ترقی اور برتری کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا کے بہترین ہسپتالوں کی بنیاد بغداد، دمشق، قاہرہ، غرناطہ، قرطبہ اور اشبیلیہ وغیرہ میں پڑی اور مسلم اطباء کی القانون اور الحاوی جیسی تصنیفات کو یورپ کی میڈیکل یونیورسٹیوں میں چھ سو سال سے زیادہ عرصہ تک پڑھایا جاتا رہا ہے۔

لیکن صد افسوس! کہ طب نبوی جو دنیائے اسلام کا ایک مقدس موضوع فکر ومطالعہ تھا، جس کی روشنی میں تجویز کردہ امور، دوا وغذا بہترین فوائد کے حامل ہوتے تھے، وہ اب محض کتابوں کی نذر ہوکر رہ گیا ہے اور بقول حکیم سعید:

”افسوس کہ تیرگیٔ خرد نے اور نیرنگیٔ عصر حاضر نے آج کی دنیائے اسلام کے زعمائے طب کو مرکز گریز بنادیا اور وہ خود بھی آوازِ مغرب سے ایسے مرعوب ہوئے کہ اپنے ورثہ ہائے علمی کے ناقد بن گئے پھر یہ تنقید تنقیص میں بدل گئی۔“

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ طب سے متعلق ذخیرۂ احادیث کو امت کے سامنے پیش کیا جائے اور اس حوالے سے حکمائے اسلام کی تحقیقات اور تجاویز کو اہل اسلام کے سامنے اجاگر کیا جائے، اسی تناظر کے پیش نظر ذیل میں شہد سے متعلق فرمودات نبویہ اور اس کے چند فوائد ذکر کیے جاتے ہیں:

لفظِ شہد اردو زبان کا لفظ ہے جبکہ فارسی اور ہندی میں بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے اور عربی میں اس کو عسل، انگریزی میں Honey، فرانسیسی میں Miely، جرمنی میں Honig، یونانی میں Meli اور بنگلہ میں مودھو کہا جاتا ہے۔

رب ذوالجلال نے شہد کو باعث شفاء قرار دیا ہے، چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے: ”فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ۔“... اس (شہد) میں لوگوں (کی بہت سی بیماریوں) کے لئے شفاء ہے..... اسی آیت کے تحت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اپنی شہرہ آفاق تفسیر معارف القرآن (۵:۳۵۲) میں لکھتے ہیں:

”اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت کاملہ کی قاطع دلیل موجود ہے کہ ایک چھوٹے سے جانور کے پیٹ سے کیسا منفعت بخش اور لذیذ مشروب نکلتا ہے، حالانکہ وہ جانور خود زہریلا ہے، زہر میں سے یہ تریاق واقعی اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی عجیب مثال ہے، پھر قدرت کی یہ بھی عجیب صنعت گری ہے کہ دودھ دینے والے حیوانات کا دودھ موسم اور غذا کے اختلاف سے سرخ وزرد نہیں ہوتا اور مکھی کا شہد

مختلف رنگوں کا ہو جاتا ہے۔“

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ“ (النحل:۶۹)

ترجمہ: ”اس کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (شہد) جس کی رنگتیں مختلف ہوتی ہیں۔“

محسن انسانیت، طبیب کائنات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات سے بھی شہد کی اہمیت وافادیت کا اندازہ ہوتا ہے، جن میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱:.... ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر مہینے تین دن تک صبح میں شہد چاٹ لے، اس کو کوئی بڑی مصیبت نہیں پہنچے گی۔“ (سنن ابن ماجہ: ۲/۱۱۴۲، حدیث: ۳۴۵۰، دارالجیل، بیروت)

۲:.... ”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ: دو باعث شفاء چیزوں کا اہتمام کرو شہد اور قرآن۔“ (سنن ابن ماجہ: ۲/۱۱۴۲، حدیث: ۳۴۵۲، دارالجیل، بیروت)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارک بڑی جامعیت کی حامل ہے، اس میں طب الٰہی وبشری، دواء ارضی وسماوی اور طب جسدی ونفسی کو جمع فرما کر دونوں کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا جسمانی امراض کے لاحق ہونے کی صورت میں جس طرح اطباء وحکماء کی طرف رجوع کرکے علاج کرانا سنت ہے، بالکل اسی طرح روحانی امراض (تکبر، عجب، حسد، ریا وغیرہ) سے اپنے قلب کو پاک رکھنے کے لئے قرآن کریم کی تلاوت، علماء کی راہنمائی میں احادیث کا مطالعہ اور اہل اللہ کی صحبت اختیار کرکے اپنی اصلاح کروانا بھی لازم اور راحت دنیاوی و اخروی کے حصول کی کلید ہے۔

۳:.... ”ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد مرغوب تھا۔“ (صحیح البخاری، باب الدواء بالعسل: ۵/۲۱۵۲، حدیث: ۵۳۵۸، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت)

۴: ”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا: میرا بھائی پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ، وہ دوسری بار آیا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شہد پلانے کی تاکید کی اسی طرح تیسری مرتبہ بھی، جب چوتھی بار بھی آکر اس نے شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی کا پیٹ تو جھوٹا ہو سکتا ہے لیکن اللہ کا کلام تو سچا ہی ہے، اس کو پھر شہد پلاؤ، اس نے اس مرتبہ جاکر جب شہد پلایا تو اس کو شفاء نصیب ہو گئی۔“ (صحیح البخاری، کتاب الطب باب: الدواء بالعسل: ۵/۲۱۵۲، حدیث: ۵۳۶۰، باب: دواء المبطون: ۵/۲۱۶۱، حدیث: ۵۳۸۶، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت)

اس حدیث سے امراض بطن میں افادیت شہد کا علم ہونے کے ساتھ ساتھ طب کے ایک بنیادی اور اہم ترین اصول کی طرف راہنمائی بھی ملتی ہے کہ کسی بھی مرض کے علاج کے لئے دوا کی مقدار، اس کی کیفیت اور مریض کی قوت کی رعایت اور لحاظ رکھنا دوا کے مفید ہونے کے لئے انتہائی ضروری ہے جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں چوتھی بار شہد کے استعمال کرنے پر مرض سے افاقہ حاصل ہوا۔

شہد کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اہتمام سے اس کو استعمال فرمایا کرتے تھے، آپ صبح شہد کے شربت کا پیالہ نوش فرماتے اور کبھی عصر کے بعد بھی پیتے تھے، ان اوقات میں جب پیٹ خالی ہو اور آنتوں کی قوت انجذاب دوسری چیزوں سے متاثر نہ ہو، شہد پینا جسم کے اکثر و بیشتر مسائل کا حل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ ان کے بدن پر اگر پھوڑا بھی نکل آتا تو اس پر شہد لیپ کرکے علاج کرتے، بعض لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ نہیں فرمایا: ”فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ“ (النحل:۶۹) ”... اس (شہد) میں لوگوں (کی بہت سی بیماریوں) کے لئے شفاء ہے....“ (معارف القرآن: ۵/۳۵۳)

اب سائنسی تحقیقات سے بھی یہ ثابت ہو گیا ہے کہ قدرت کی طرف سے جتنی اشیاء غذا کے طور پر انسان کو مہیا کی گئی ہیں ان میں شہد سب سے زیادہ مکمل اور جامع غذا ہی نہیں بلکہ اپنی طبی خصوصیات کی بنا پر غذا اور دوا کے طور پر لا ثانی ہے، چنانچہ یورپ اور دوسرے ممالک میں ایلوپیتھک کی متعدد دواؤں میں اس کا استعمال کیا جا رہا ہے، اسی طرح یورپ کے ہسپتالوں میں چہرے کی حفاظت کے لئے جو (Facepack) بنائے جاتے ہیں، ان میں شہد ایک لازمی جزو ہوتا ہے، شہد میں بہترین (Presevative) ہونے کی بنا پر اسے پھلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی استعمال کیا جانے لگا ہے، کیونکہ یہ خود بھی خراب نہیں ہوتا اور دوسری اشیاء کی بھی طویل عرصہ تک حفاظت کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہزار ہا سال سے اطباء اس کو الکحل کی جگہ استعمال کرتے آئے ہیں۔

ماہرین طب نے اپنی تحقیقات اور تجربات کی روشنی میں شہد کے کئی فوائد ذکر کئے ہیں، جن میں سے

چند فوائد ہدیہ ناظرین ہیں:

۱:...شہد پیاس کو بجھاتا ہے۔

۲:...حافظہ کو قوت بخشتا ہے، چنانچہ امام زہریؒ کا ارشاد ہے: ”علیک بالعسل فانہ جید للحفظ“... شہد کا اہتمام کرو، کیونکہ یہ حافظہ کے لئے بہترین ہے...

۳:...شہد ردی رطوبتیں نکالتا ہے۔

۴:...اس کا کثرت استعمال استسقاء، یرقان، عسر البول، ورم طحال، فالج، لقوہ، زہر کے اثرات اور امراض سر وسینہ میں مفید ہے۔

۵:...پتھری کو خارج کرتا ہے۔

۶:...باہ، بصارت اور جگر کو قوت ملتی ہے۔

۷:...بوعلی سینا اسے مقوی معدہ بھی قرار دیتے ہیں۔

۸:...دانتوں کے لئے شہد ایک بہترین ٹانک ہے، اسے سرکہ میں حل کر کے دانتوں پر ملنا ان کو مضبوط کرتا ہے اور مسوڑھوں کے ورم دور کرنے کے علاوہ دانتوں کو چمکدار بناتا ہے، گرم پانی میں شہد اور سرکہ کے ساتھ نمک ملا کر غرارہ کرنے سے گلے اور مسوڑھوں کا ورم جاتا رہتا ہے۔

۹:...نہار منہ شہد پینے سے پرانی قبض ٹھیک ہوجاتی ہے، کھٹے ڈکار آنے بند ہوجاتے ہیں اور اگر پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہو تو وہ نکل جاتی ہے۔

۱۰:...اطبا قدیم نے افیون، پوست اور بھنگ کے نشہ کو زائل کرنے کے لئے گرم پانی میں شہد مفید بتایا ہے۔

۱۱:...انسان بڑھاپے میں عموماً تین مسائل کا شکار ہوتا ہے: (۱) جسمانی کمزوری، (۲) بلغم، (۳) جوڑوں کا درد، قدرت کا کرشمہ ہے کہ شہد کے استعمال سے ان تینوں عوارض میں افاقہ ہوجاتا ہے۔

۱۲:...شہد میں (Antiseptic) خصوصیات ہونے کی بنا پر زخموں پر لگانا یا جلی ہوئی جلد پر لگانا نہایت مفید پایا گیا ہے۔

۱۳:...چہرے سے مہاسے اور پھنسیاں دور کرنے کے لئے بہت اچھا علاج سمجھا جاتا ہے۔

۱۴:...طب نبوی کے مشہور مرتب علاء الدین کحال (م: ۷۲۰ھ۔۱۳۲۰ء) نے شہد کو اسہال کے علاوہ غذائی سمیت یعنی (Food Paisining) میں مفید قرار دیا ہے۔

۱۵:...طالب علموں کے لئے انتہائی مفید بتایا جاتا ہے، زیادہ دیر تک پڑھ سکنے کا باعث اور ان کی یادداشت کے بہتر رہنے کا ذریعہ ہے۔

۱۶:...دل کے مریضوں کو اسے پینے کے دوران دورے نہیں پڑتے۔

یہ شہد کی چند گوناگوں خصوصیات تھیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قدرت کا یہ عظیم الشان تحفہ کتنی اہمیت وافادیت کا حامل ہے جو ایک معمولی سی لطیف گشتی مشین جو ہر قسم کے پھل پھول سے مقوی عرق اور پاکیزہ جوہر کشید کر کے اپنے محفوظ گھروں میں ذخیرہ کرتی ہے، اس سے حاصل کیا جاتا ہے، رب ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی نعمتوں کی کماحقہ قدردانی اور اپنے حبیب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیمتی ارشادات کو اپنے سینوں سے لگانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ ☆☆☆

ختم نبوت کانفرنس، بہاولپور

بہاولپور (محمد شفیع چغتائی) جامع مسجد الصادق بہاولپور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، تلاوت قاری محمد اقبال نے کی۔ مشہور نعت خواں حضور احمد انصر نے نعت رسول پڑھی۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا ضیب احمد تھے جبکہ صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری انسانیت کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے بعد ایک لاکھ ۲۴ ہزار صحابہ کرامؓ کی جماعت چھوڑی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان میں علماء کرام کے کردار پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ میاں نواز شریف قادیانیت نوازی اور اسلامی اقدار سے روگردانی کی وجہ سے نااہل ہوئے ہیں۔ انہوں نے جمعہ کی چھٹی بحال کی۔ انہوں نے میاں شہباز شریف کو بھی متنبہ کیا کہ قادیانیت نوازی سے باز آجائیں، ورنہ وہ بھی عذاب سے نہ بچ سکیں گے۔ جمعیت اہلحدیث کے مرکزی راہنما مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا۔ دو قومی نظریہ پاکستان کی اساس ہے، انہوں نے پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھنے پر مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور پروفیسر غفور احمدؒ کی کاوشوں کو سراہا اور لوگوں سے اپیل کی کہ آئندہ الیکشن میں علماء کرام اور حفاظ کو اسمبلی میں بھیجیں۔ کانفرنس سے اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا عبدالحمید تونسوی نے کہا کہ رسالت کے ساتھ ساتھ ختم نبوت پر بھی ایمان ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ کانفرنس میں علماء کرام، طلباء اور عوام الناس کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

جامعہ اشرفیہ میں خطاب: جامعہ اشرفیہ کی بنیاد حضرت مولانا محمد احمد تھانویؒ نے ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۹۵۵ء میں رکھی جس کا باقاعدہ افتتاح حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے کیا۔ جامعہ سے ہزاروں تشنگانِ علوم اسلامیہ نے اپنی علمی پیاس بجھائی، ایسے ہی ہزاروں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔

مولانا محمد احمد نے ہندوستان کے مردم خیز قصبہ تھانہ بھون میں ۱۹۱۳ء میں مولانا سعید احمد تھانویؒ کے ہاں آنکھ کھولی، آپ کے والد محترم سرسید احمد خان کے دوستوں میں سے تھے۔ سرسید کے ساتھ مل کر علی گڑھ یونیورسٹی کی بنیاد مدرسۃ العلوم کے نام سے رکھی۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق مولانا کے والد محترم کے شاگردوں میں تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون میں حاصل کی، جس کے سرپرست حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ تھے۔ قرآن پاک کی تکمیل کے بعد آپ مظاہر العلوم سہارن پور تشریف لے گئے، جہاں درس نظامی کی وسطانی کتابیں پڑھیں جبکہ دورۂ حدیث شریف دارالعلوم دیوبند سے کیا۔ نیز تخصص فی الفقہ اور تخصص فی الحدیث بھی دارالعلوم دیوبند سے کیا۔

آپ نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ جیسی جبال العلم شخصیات سے علوم و معارف حاصل کیے۔

آپ کا سلسلہ نسب شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے بھائی سے ہوتے ہوئے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ سے جا ملتا ہے۔ آپ نے سلوک کی تکمیل اگرچہ حکیم الامت تھانویؒ سے کی، لیکن خلافت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ سے ملی۔

آپ نے قیام پاکستان کے بعد سکھر کو مسکن بنایا اور ۱۹۵۵ء میں جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۷۶ء تک آپ اس کے مہتمم رہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند اکبر مولانا اسعد تھانوی اس کے مہتمم چلے آرہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا قاری خلیل احمد بندھانی اس کے ناظم اعلیٰ رہے۔ قاری صاحب ۲۳؍ فروری ۲۰۱۵ء کو روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوگئے تو ان کے فرزند اکبر مولانا قاری جمیل احمد بندھانی سلمہ اس کے ناظم اعلیٰ اور مولانا حق نواز ناظم چلے آرہے ہیں۔ قاری جمیل احمد بندھانی کے حکم پر مولانا شجاع آبادی نے ۱۱ سے بارہ بجے تک جامعہ کے طلبا سے خطاب فرمایا، بعد نماز عشاء مدنی مسجد آدم شاہ کالونی میں درس دیا۔

مکی مسجد سانگی میں خطبہ جمعہ: مبلغین کے فیصلہ کے مطابق تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ختم نبوت کانفرنسیں یا خطبات جمعہ کے پروگرام منعقد کیے جائیں گے، چنانچہ اس پر عمل درآمد کیا گیا۔

سانگی پنوعاقل کی تحصیل کا ایک اہم قصبہ ہے، جس کی آبادی بیس ہزار سے زائد نفوس پر مشتمل ہے اور سانگی شہر میں ایک درجن سے زائد مساجد اہل حق کی ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مکی مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا جبکہ راقم (مولانا محمد حسین ناصر) نے تھریچانی شریف درگاہ کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔

پیغام مصطفیٰ کانفرنس: اسی شب بعد نماز عشاء نشتر روڈ میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام پیغام مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے جمعیت سندھ کے ناظم اعلیٰ مولانا راشد محمود سومرو، حافظ آباد صوبہ پنجاب کے صاحب طرز خطیب مولانا عبدالحنان صدیقی نے خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔ سندھ کے معروف و مشہور علماء کرام نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

دارالعلوم سکھر میں خطاب: مولانا نذیر احمد مہر سکھر کے متحرک و فعال عالم دین ہیں، آپ بیراج کالونی کی عثمانیہ مسجد کے خطیب بھی ہیں، ہر روز درس قرآن پاک ارشاد فرماتے ہیں، جس میں سکھر شہر کے تعلیم یافتہ حضرات کثرت کے ساتھ شرکت فرماتے ہیں۔ آپ نے ایک عرصہ تک عثمانیہ مسجد میں طلبا کی خدمت کی، طلبا کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے ضرورت محسوس ہوئی کہ کسی کھلی جگہ پر دارالعلوم قائم کیا جائے، چنانچہ آپ نے سائٹ ایریا سکھر میں دارالعلوم سکھر کی بنیاد رکھی، دیکھتے ہی دیکھتے خوبصورت عمارت معرض وجود میں آگئی، جس میں تین سو طلبا دورۂ حدیث تک زیر تعلیم ہیں۔ موصوف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بہت محبت فرماتے ہیں، ہر سال چناب نگر کورس میں طلبا کو خصوصی ہدایات کے ساتھ بھیجتے ہیں۔ آپ کی خواہش اور فرمائش ہوتی ہے کہ جب بھی مرکز سے کوئی مبلغ تشریف لائیں تو

دارالعلوم سکھر میں ان کی تشریف آوری اور بیان ضرور ہو، تو آپ کے حکم پر اور آپ کی سرپرستی اور صدارت میں مولانا شجاع آبادی نے ۱۱ تا ۱۲ بجے تک ’’اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی‘‘ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ بعد نماز عصر جامع مسجد باغ رسول پرانا سکھر میں مولانا شجاع آبادی نے درس دیا۔

گول مسجد میں منعقدہ محفل میں شرکت: گول مسجد سکھر بھی اہل حق کا مرکز ہے۔ مرشد الموحدین والمجاہدین مولانا سائیں عبدالکریم بیر شریف کا مرکز رہی ہے، بعد نماز مغرب مولانا پروفیسر ابو محمد، مولانا اسد اللہ، مولانا علی حسن، مولانا محمد امین اور قاری حمزہ علی پر مشتمل مجلس منعقد ہوتی ہے، جس میں مختلف دینی وسیاسی امور پر گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ آج مجلس میں ہم بھی شریک ہوئے، جس میں پروفیسر ابو محمد مدظلہ نے حضرت بیر والوں کے عجیب وغریب مجاہدانہ واقعات سنائے۔

سائیں ابو محمد نے سنایا: حاجی غلام مصطفی (حاجی مانک) کا کیس چل رہا تھا اور حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ تاریخ پیشی پر تشریف لائے۔ حاجی مانک کے کیس میں سابق وزیر دفاع سید غوث علی شاہ ہمارے وکیل تھے۔ انہوں نے زور لگا لیا کہ حاجی صاحب بیان میں تبدیلی لائیں، لیکن حاجی صاحب نے تبدیلی سے انکار کردیا، تو سید غوث علی شاہ نے کہا کہ مرزا قادیانی کی وہ کتب لائی جائیں جن میں گستاخانہ عبارتیں درج ہوں تاکہ عدالت کو باور کرایا جائے کہ صرف یہ قادیانی گستاخ رسول نہیں بلکہ قادیانیت کا بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی سب سے بڑا گستاخ رسول تھا، تو مولانا جالندھریؒ کسی جماعتی ساتھی کے گھر تشریف لے گئے اور ملتان فون کیا کہ مولانا محمد حیاتؒ فلاں فلاں کتابیں لے کر سکھر آجائیں تو مولانا محمد حیاتؒ کتب لے کر سکھر تشریف لائے تو وکیل صاحب نے گستاخانہ عبارتیں عدالت کے سامنے پیش کیں۔ قادیانی جماعت کا بانی جب بڑا گستاخ رسول تھا تو گستاخی رسالت قادیانیوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے تو عدالت نے مختصر سزا سنا کر فیصلہ کردیا۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد الفاروق میں درس ہوا۔ الفاروق کے خطیب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے ناظم اعلیٰ مولانا عبداللطیف اشرفی ہیں۔ ان کے حکم پر عشاء کی نماز کے بعد درس حدیث دیا۔ معصوم شاہ مینارہ سے ملحقہ مسجد میں ۶؍اگست بعد نماز فجر خصوصیات نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر درس دیا۔

جامعہ حمادیہ: منزل گاہ کے بانی مولانا محمد مراد ہالیجویؒ تھے، جو جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنماؤں اور تحریک ختم نبوت کے حدی خوانوں میں سے تھے۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں قادیانی غنڈوں نے بم کے ذریعہ انہیں مارنے کی کوشش کی۔ مولانا کے دائیں، بائیں بیٹھے دو نمازی جام شہادت نوش فرماگئے۔ غنڈوں نے بم ان کی پشت پر مارا جس سے انہیں اٹھارہ زخم آئے اور قوت سماعت بھی ختم ہوگئی، مرد جری اور مجاہد انسان تھے۔ سیاسی زندگی کا آغاز جمعیت علماء اسلام کے ورکر کی حیثیت سے کیا اور ترقی کرتے کرتے مرکزی نائب امیر کے عہدہ تک جا پہنچے۔ آپ کا اصلاحی تعلق خانقاہ عالیہ قادریہ ہالیجی شریف کے بانی شیخ حضرت اقدس سائیں حماد اللہ ہالیجویؒ سے تھا، ان کی وفات کے بعد اسی سلسلہ کے ایک شیخ حضرت اقدس سائیں احمد دینؒ سے رہا۔ آپ ۱۴؍جمادی الآخری ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۶؍مئی ۲۰۱۱ء پیر منگل کی درمیانی رات کو انتقال فرمایا۔ اگلے دن آپ کی نماز جنازہ آپ کے ہونہار فرزند اور جانشین حضرت مولانا مفتی مسعود افضل مدظلہ کی اقتداء میں ادا کی گئی جس میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

دوسری نماز جنازہ خانقاہ عالیہ قادریہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا سائیں عبدالصمد ہالیجوی دامت برکاتہم نے پڑھائی اور خانقاہ ہالیجی شریف کے قبرستان میں محو استراحت ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مولانا مفتی مسعود افضل مدظلہ کی فرمائش پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ حمادیہ منزل گاہ کے طلباء واساتذہ کرام سے خطاب فرمایا، جس میں قادیانیوں کے مسلمانوں سے بنیادی اختلافی مسائل کو بیان کیا گیا۔

۶؍اگست بعد نماز عصر جامعہ فیض العلوم قاسمیہ ٹھیڑی میں مولانا محمد فیاض میمن کی استدعا پر طلباء، اساتذہ کرام اور نمازیوں سے خطاب فرمایا۔ راقم نے انہیں نواب شاہ کے لئے الوداع کیا اور نواب شاہ، خیرپور میرس، نوشہرو فیروز کے مبلغ مولانا تجمل حسین سلمہ نے اپنے حلقہ میں تشریف آوری پر خیر مقدم کیا۔

اظہار تعزیت

گھوٹکی (محمد مبشر حسین) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے نائب امیر مولانا محمد امین چنہ کے والد الحاج محمد ہاشم چنہ مختصر علالت کے بعد انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم متقی، پرہیزگار، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد حسین ناصر گھوٹکی، مقامی جماعت کے امیر مولانا خالد حسین الحسینی اور بندہ محمد مبشر حسین نے مولانا محمد امین چنہ کے گاؤں چنہ گوٹھ جاکر تعزیت کی اور مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

مولانا شجاع آبادی نوابشاہ کے دورہ پر

(رپورٹ: مولانا تجمل حسین) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما استاذ المبلغین سکھر ڈویژن سے فراغت کے بعد بندہ کے حلقہ میں تشریف لائے۔ بندہ نے ٹھیڑی میں آپ کا خیر مقدم کیا۔ ۶؍اگست بعد نماز مغرب آپ نے مدرسہ دارالفیض رانی پور میں مقامی امیر مجلس مولانا حکیم عبدالواحد بروہی کی دعوت پر خطاب کیا۔ حکیم صاحب گمبٹ اور رانی پور مجلس کے امیر ہیں، متحرک وفعال شخصیت کے مالک ہیں۔

محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس: ۶؍اگست بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی محراب پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مولانا خالد محمود نے کی۔ کانفرنس سے راقم الحروف تجمل حسین اور استاذ محترم کے بیانات ہوئے۔ مولانا عبدالصمد، مولانا مفتی محمد شاہد نے خصوصی شرکت کی۔

رات کا آرام و قیام دارالعلوم محمدیہ میں رہا، جس کے بانی علاقہ کے حفاظ وقراء کے استاذ الکل مولانا قاری اسلام الدین تھے۔ آپ نے دارالعلوم کا سنگ بنیاد ۲۰۰۵ء میں رکھا۔ سنگ بنیاد مولانا عبدالرزاق میکھو، جامعہ اشرفیہ سکھر کے استاذ الحدیث مولانا مفتی محفوظ احمد نے رکھا۔ ان کے چار بیٹے ہیں، جو حافظ قاری اور عالم ہیں۔ مل جل کر مدرسہ کا نظم ونسق چلا رہے ہیں، مجلس کے مبلغین کا مرکز ومسکن دارالعلوم محمدیہ ہی ہوتا ہے۔

خانواہن میں ختم نبوت کانفرنس: ۷؍اگست خانواہن ضلع نوشہرو فیروز کی مدینہ مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد راقم اور استاذ محترم کے بیانات ہوئے، کانفرنس کا انتظام عبدالغفور ملک اور ان کے رفقاء نے کیا۔

دارالعلوم فضلیہ سیدو بارغ: مولانا مفتی ولی اللہ عباسی کے زیر اہتمام تعلیم وتربیت کی بہترین خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ مفتی صاحب کا اصلاحی تعلق خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ کے سجادہ نشین مولانا محمد شاہ مسکین پوری مدظلہ سے ہے۔ مسکین پور خانقاہ نقشبندیہ کے بانی حضرت فضل علی قریشیؒ تھے۔ جن کے اندرون وبیرون ملک ہزاروں مرید اور درجنوں خلفاء تھے۔ مفتی ولی اللہ نے ۵؍شوال المکرم ۱۴۳۱ھ مطابق ۲۵؍ستمبر ۲۰۱۰ء جامعہ ہذا کی بنیاد رکھی جو ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ آپ مجاہد عالم دین ہیں، ان کی خواہش پر استاذ جی چند لمحات ان کے ہاں ٹھہرے۔

ختم نبوت کانفرنس کنڈیارو: ۷؍اگست بعد نماز مغرب مدرسہ انوار العلوم میں بھرپور ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس سے جامعہ کے بانی مولانا محمد قاسم سومرو، تجمل حسین نے قبل از عشاء خطاب کیا۔ بعد نماز عشاء دوسری نشست منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد سندھ کے معروف ثناخواں حاجی امداداللہ پھلپھوٹو نے اپنی شاندار آواز سے سامعین کے قلوب واذہان کو گرمایا۔ ہالیجی شریف کے مولانا مفتی محمد طاہر، پیر شریف کی معروف درگاہ کے بانی قطب الارشاد حضرت مولانا عبدالکریم قریشیؒ کے فرزند ارجمند ہمارے مخدوم مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف سازشوں پر روشنی ڈالی اور سامعین سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی اپیل کی۔ الحمدللہ! تمام سامعین نے ہاتھ ہلا کر اور اٹھا کر وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ایفائے عہد کی توفیق نصیب فرمائیں۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

لائبریری میں: مولانا محمد قاسم سومرو کے فرزند ارجمند، جامعہ انوار العلوم کے مدارالمہام مولانا محمد ادریس سومرو مدظلہ نے کنڈیارو میں خوبصورت لائبریری قائم کی ہے جس میں ہزاروں خوبصورت اور قیمتی کتب موجود ہیں، کئی ایک مخطوطات بھی ہیں۔ نیز سندھی زبان پر جتنی کتب مولانا کی لائبریری میں ہیں۔ شاید ہی کسی سرکاری لائبریری میں موجود ہوں۔ مولانا باذوق اور وسیع المطالعہ انسان ہیں، جہاں کوئی قدیم وجدید کتاب دیکھی خرید لی، چاہے اس پر کتنی رقم خرچ کیوں نہ ہو۔

ٹھٹھہ کے معروف قدیم عالم دین مولانا علامہ محمد ہاشم ٹھٹھویؒ کی کئی ایک کتب شائع کر چکے ہیں اور شائع کر رہے ہیں۔ علامہ ٹھٹھویؒ کثیر التصانیف تھے، سینکڑوں کتابیں عربی اور سندھی زبان میں تحریر فرمائیں۔ لائبریری کی طرف سے وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی کتاب شائع کی جاتی ہے۔ علامہ ٹھٹھویؒ کی معروف کتاب "النور المبین فی اسماء البدرین" جس کا اردو ترجمہ ماہنامہ لولاک میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ استاذ محترم نے اس کی اشاعت کی اجازت لی جو مولانا محمد ادریس سومرو اور مولانا سلیم اللہ سومرو نے برضاء ورغبت اجازت مرحمت فرمائی۔ استاذ محترم تقریباً ایک گھنٹہ مولانا سومرو برادران کے ہاں لائبریری میں رہے کانفرنس کے بیان سے فارغ ہو کر بھریارو ڈ کے مدرسہ حفظ القرآن میں رات کا آرام کیا، جس کا نظم ونسق مولانا حفیظ الرحمن کیریو سرانجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ ہذا میں حفظ وناظرہ کے علاوہ درجہ کتب کے ابتدائی درجات ہیں۔ مولانا محمد اشرف اور مولانا عبدالغفار کی استدعا پر چند لمحات جامعہ حسین ابن علی میں قیام کیا۔

دارالعلوم عزیزیہ حسینیہ روڈ: دارالعلوم کی بنیاد ۱۹۹۲ء میں گوٹھ دوست محمد بھبرو میں ایک چھوٹی سی مسجد میں مولانا قاری عبدالرشید شہید نے رکھی، جس کی سرپرستی دارالعلوم حسینیہ شہداد پور کے زعماء مولانا محمد سلیم مدظلہ اور قاری عبدالرشید زید مجدہ فرما رہے ہیں۔ جامعہ میں ایک ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں

اور جامعہ نواب شاہ ضلع کے اہم جامعات میں شمار ہوتا ہے۔ دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ ۸/اگست بعد نماز ظہر دارالعلوم عزیزیہ حسینیہ کے طلبا و اساتذہ کرام سے استاذ محترم نے خطاب فرمایا عصر کی نماز کے بعد استاذ جی نے نواب شاہ میں زیر تعمیر دفتر ختم نبوت کا معائنہ فرمایا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ مغرب کی نماز مولانا مفتی محمد یونس مدظلہ کے زیر تعمیر مدرسہ بیت العلم کی جامع مسجد میں ادا کی۔ عشاء کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے امیر مولانا مفتی محمد انیس مدظلہ کی جامع مسجد کوثر ایئر پورہ میں مولانا شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت واہمیت پر خطاب فرمایا۔ رات کا قیام وطعام مجلس کے مخلص ورکر محمد شکیل برادران کے ہاں رہا۔ دفتر کی تعمیراتی کمیٹی جو مولانا مفتی محمد انیس، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا تجمل حسین اور حاجی محمد رفیق قائم خانی پر مشتمل ہے۔ آخر الذکر سے ملاقات ہوئی تو موصوف دفتر تشریف لائے اور دفتر کی تعمیری بریفنگ دی۔

جامعہ انوریہ طاہروالی میں خطاب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صوبہ سندھ کے ستر روزہ تبلیغی دورہ پر جاتے ہوئے طاہروالی تشریف لائے۔ آپ نے اپنے تبلیغی دورہ کا آغاز یکم اگست ۲۰۱۷ کو جامعہ انوریہ طاہروالی ضلع بہاولپور سے کیا۔ عصر کی نماز کے بعد جامعہ کے اساتذہ وطلبا سے خطاب فرمایا۔ جامعہ انوریہ طاہروالی کی بنیاد جامع المعقول والمنقول عارف باللہ حضرت مولانا حبیب اللہ گمانویؒ فاضل دیوبند نے ۱۹۳۸ء میں اپنے استاذ محترم امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے نام پر رکھی۔ آپ نے ۱۹۷۲ء تک علوم اسلامیہ کی تعلیم و تدریس، تزکیہ اور اصلاح باطن کا سلسلہ جاری رکھا۔ ہزارہا بندگان خدا نے آپ سے اللہ، اللہ سیکھ کر اپنی دل کی دنیا آباد کی، نیز ہزاروں طلبا نے علوم نبویہ کے حصول کے لئے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ آپ مرشد الاحرار حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، امام الموحدین حضرت مولانا حسین علی واں بھچرویؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ اول الذکر پر تحفظ ختم نبوت اور تردید مذاہب باطلہ کا غلبہ تھا اور ثانی الذکر پر توحید وسنت کی نشرو اشاعت اور دعوت وتبلیغ کا تو آپ اپنے مشائخ کی روایات کے مطابق مذاہب باطلہ کی تردید میں مصروف جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس سے پہلے مجلس احرار اسلام اور جمعیت علماء ہند سے وابستہ رہے۔ قیام پاکستان کے بعد جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرستوں اور دعاگوؤں میں سے تھے۔ آپ کی زندگی میں جامعہ کے جلسوں میں سالہاسال تک مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ اور دیگر خطباء ومقررین تشریف لاتے رہے۔ آپ نے جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں احمد پور شرقیہ بہاولپور سے حصہ لیا اور خاصے ووٹ لئے، اپ کا مقابلہ نواب آف بہاولپور شہزادہ سعید الرشید عباسی سے تھا جو کامیاب ہوئے، آپ بہت سادہ مزاج تھے، الیکشن میں آپ کے مدمقابل شہزادہ سعید الرشید عباسی مرحوم ملنے کے لئے آئے اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے، ان کے جانے کے بعد رفقاء نے کہا کہ حضرت آپ بھی کمال کرتے ہیں، اپنے مدمقابل کی کامیابی کے لئے دعا فرمادی۔

اہل ریاست شہزادگان کو دولہا سائیں کے عقب سے پکارتے تھے تو آپ نے بھی فرمایا کہ دولہا سائیں آگئے اور دعا کی فرمائش کی جس کو ٹال نہ سکا۔ آپ ۳/ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۷/مئی ۱۹۷۲ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ جامعہ کی جامع مسجد کے سامنے مشرقی جانب آپ کی قبر مبارک مرجع عوام و خواص ہے۔ آپ کی وفات کے بعد جامعہ کا نظم ونسق جامع المعقول المنقول حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے سنبھالا۔ آپ منطق وفلسفہ کے ماہر تھے۔ کسی زمانہ میں تدریس کا ذوق رکھنے والے علماء کرام تکمیل علوم کے لئے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے۔ آپ سے بھی ہزارہا علماء کرام نے منطق وفلسفہ کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کے علوم کی تحصیل کی۔ ایران وافغانستان سمیت پاکستان کے چاروں صوبوں سے علماء کرام آپ کی خدمت میں تشریف لاتے اور علوم عالیہ وآلیہ کی تعلیم حاصل کرتے۔ آپ بھی فاضل دیوبند تھے۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا فخرالدینؒ، حضرت میاں اصغر حسین شاہؒ جیسے اساطین علم سے فیوضات و برکات حاصل کیں۔ آپ نے ۶/صفر ۱۴۲۴ھ مطابق ۹/اپریل ۲۰۰۳ء انتقال فرمایا اور اپنے استاذ وشیخ حضرت مولانا حبیب اللہ گمانویؒ کے پہلو میں محو استراحت ہیں، جامعہ انوریہ میں اس وقت موقوف علیہ تک تمام کلاسیں زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کے لئے قطعۂ اراضی حاجی خدابخشؒ نے وقف کیا جو دونوں بزرگوں کے پہلو میں مدفون ہیں۔ مولانا شجاع آبادی نے طلباء و اساتذہ کرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا ادارہ جس عظیم شخصیت کے نام سے معنون ہے انہیں بجا طور پر ''امام العصر'' کا خطاب دیا گیا۔ مصور پاکستان علامہ اقبالؒ نے حضرت شاہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا تھا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

حضرت شاہ صاحبؒ قریبی دور میں بلامبالغہ ہزاروں احادیث نبویہ کے حافظ تھے۔ پوری کی پوری لائبریری ان کے دل و دماغ میں محفوظ تھی۔ حضرت شاہ صاحب ہی تھے جنہوں نے دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کرام کو مختلف عنوان دے کر ان سے مرزا قادیانی کے شبہات کا جواب لکھوایا۔ حضرت علامہ نے مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا لقب دے کر انہیں اور ان کے رفقاء کو ختم نبوت کے محاذ پر لگایا۔ حضرت علامہ نے شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال کو قادیانیت کے مقابلہ میں لا کھڑا کیا اور حضرت نے ہی بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان کو قادیانیت کے تعاقب کا حکم فرمایا اور مذکورہ بالا حضرات کی مکمل سرپرستی کی۔ لہٰذا ہم سب جو حضرت علامہ کے نام لیوا اور خوشہ چیں ہیں فرض بنتا ہے کہ قادیانیت کے فتنہ کو سمجھیں اور لوگوں کو سمجھائیں۔ خود بھی بچیں اور لوگوں کو بچائیں۔ جامعہ کے بزرگوں کی قبور مبارکہ پر فاتحہ پڑھنے کے بعد سفر کر کے مغرب کی نماز دین پور شریف میں ادا کی۔

درگاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہم کی خدمت میں یکم اگست کو حاضری دی اور رات لنگر شریف میں گزاری۔ ۲/اگست صبح کی نماز کے بعد حضرت مولانا سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ حضرت دین پوری مدظلہ نے رحیم یار خان میں کام کی رفتار تیز کرنے اور قادیانیت زدہ چکوک میں تبلیغی سرگرمیاں بڑھانے کا حکم فرمایا۔ راقم نے ساڑھے دس سے ساڑھے گیارہ بجے تک جامعہ مخزن العلوم خان پور کے دورۂ حدیث کی کلاس کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی پر لیکچر دیا۔ جامعہ مخزن العلوم حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی نوراللہ مرقدہ کی حسین یادگار ہے۔ جس کا انتظام و انصرام حضرت درخواستیؒ کے فرزند ارجمند مولانا فضل الرحمٰن درخواستی مدظلہ سنبھالے ہوئے ہیں جبکہ حضرت والا کے اور فرزند ارجمند مولانا خلیل الرحمٰن درخواستی ناظم تعلیمات ہیں۔ جامعہ میں بنین و بنات کے دونوں شعبے کامیابی سے چل رہے ہیں۔ دورۂ حدیث شریف میں بیس طلبا زیر تعلیم ہیں۔ راقم شجاع آبادی نے دورۂ حدیث کے طلبا کو حدیث نبوی کی اہمیت، دورہ والے سال شرکاء دورۂ حدیث کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے کئی واقعات بیان فرمائے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ فتویٰ کی رو سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر ایک مرتبہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا واجب ہے۔ بایں ہمہ کوشش کریں کہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کہیں۔ مخزن العلوم کے سبق سے فارغ ہو کر آپ رحیم یار خان تشریف لے گئے، جہاں رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی راشد مدنی نے اپنے رفقاء سمیت مولانا کا خیر مقدم کیا، آپ نے عصر کی نماز کے بعد اپنے قدیم دوستوں علی شیر خان، مولانا الطاف، حافظ محمد عباس، محمد ندیم اور ان کے فرزندان گرامی سے لوہا مارکیٹ میں ملاقات کی نیز جمعیت علماء اسلام پنجاب کے سابق امیر مولانا رشید احمد لدھیانوی مدظلہ جو رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے برادرزادہ ہیں۔ ان کے دفتر ریلوے روڈ میں ملاقات کی۔ مولانا لدھیانوی اپنے خاندان کے بزرگوں کے مجاہدانہ واقعات مزے لے لے کر سناتے رہے۔ نیز جمعیت علماء اسلام ضلع رحیم یار خان کے امیر مولانا عبدالرؤف ربانی جو تعلیم کے زمانہ جامعہ باب العلوم کے ساتھی ہیں سے تفصیلی ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں میں فاضل نوجوان مولانا راشد مدنی سلمہ کی رفاقت حاصل رہی۔ مولانا عبدالرؤف ربانی نے جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جمعیت طلبا اسلام کے پلیٹ فارم سے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ مولانا کے والد محترم حضرت مولانا غلام ربانی جمعیت علماء اسلام پنجاب کے نائب امیر جبکہ امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ امیر تھے۔ مولانا غلام ربانی نے رحیم یار خان میں توحید و سنت کی نشر و اشاعت، عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے عظیم الشان کردار ادا کیا۔ نیز مولانا نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت، ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں والہانہ کردار ادا کیا۔

راقم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب آپ ۱۹۷۶ء میں رحیم یار خان مبلغ بن کر آئے تو مولانا ربانی نے بھرپور سرپرستی کی۔ آپ بنیادی طور پر اٹک کے مردم خیز علاقہ چھچھ کے رہنے والے تھے۔ رحیم یار خان مکی مسجد میں امام و خطیب بن کر آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ مولانا شجاع آبادی رحیم یار خان آئے تو نوآموز تھے اور حضرت مولانا غلام ربانیؒ، قاری حماداللہ شفیقؒ، مولانا قاضی عزیز الرحمٰن سراجیؒ، مولانا بشیر احمد حامد حصاروی کی سرپرستیوں نے انہیں کام کا سلیقہ سکھایا۔ مولانا عبدالرؤف ربانی سے جامعہ باب العلوم اور مولانا غلام ربانی کے حوالہ سے خاصی گفتگو رہی۔ سیّد توصیف شاہ ہاشمی دفتر ختم نبوت کے ہمسایہ ہیں۔ ان سے ۳/اگست کی صبح کو ملاقات ہوئی۔ سیّد انیس جیلانی جن کا تذکرہ کسی گزشتہ شمارہ میں آچکا ہے چند دن پہلے ان کا انتقال ہوا۔ سنجر پور شہر جامعہ فرقانیہ کے مہتمم قاری مجیب الرحمٰن سے استدعا کی کہ سیّد انیس جیلانی کے فرزندان گرامی سے ملاقات اور تعزیت ہو جائے معلوم ہوا کہ وہ آرام فرما ہیں۔ چند منٹ قاری مجیب الرحمٰن سے ان کے ادارہ میں ملاقات ہوئی۔ ان کے ادارہ میں حفظ و ناظرہ کی چودہ کلاسیں ہیں اور ثانیہ تک کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اللہ دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔ ☆☆☆

ختم نبوت کانفرنس، کنری

کنری.... (مولانا مختار احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے زیر اہتمام ۱۷/اگست بروز جمعرات بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، حافظ محمد حذیفہ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مبلغ ختم نبوت حیدرآباد مولانا توصیف احمد نے ''عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری'' اور ''قادیانیوں سے نفرت کے اسباب'' پر بیان کیا۔ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے بیان میں ترجمان سندھ مولانا محمد علی صدیقیؒ کے مجاہدانہ کردار کا تذکرہ کیا اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جانیں قربان کرنے والے مجاہدین کی لازوال قربانیاں کا ذکر کیا، مولانا نے کہا کہ ہماری محبتوں کے محور اور مرکز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لئے ہماری جان ومال حاضر ہے۔

آخری بیان وادی مہران کے خطیب مولانا محمد عیسیٰ سموں کا ہوا، مولانا نے سندھی زبان میں عقیدہ ختم نبوت پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی علم کے اعتبار سے کامل ہوتا ہے، نبی کا علم وہبی ہوتا ہے، نبی معصوم عن الخطا ہوتا ہے، نبی حسن وجمال میں بھی کامل ہوتا ہے، نبی شاعر نہیں ہوتا، نبی عقل وفہم کے اعتبار سے بھی کامل ہوتا ہے، نبی خود بھی باکمال ہوتا ہے جو اس کے ساتھ جڑ جاتا ہے اس کو بھی باکمال بنا دیتا ہے، نبی کا خاص وصف یہ ہے کہ خالق کی منشاء کو معلوم کرکے مخلوق کو بتاتا ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام تمام صفات وکمالات رکھتے تھے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء برحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ختم نبوت فرماکر آپ کو قیامت تک کے لئے نبی بناکر بھیجا، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کذاب ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی بھی جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک کذاب تھا۔ مرزا قادیانی نے اپنے وقت کے ٹیچروں سے تعلیم حاصل کی، نوکری کی، کچہری میں مقدمے لڑے، دھکے کھائے، فیل ہوا، ناکامی ہوئی خطاکار، سیاہ کار، آنکھ سے کانا، عقل اتنی کام نہ کرتی تھی سیدھے اور الٹے جوتے کی پہچان ہو، ایک جیب میں گڑ اور دوسری جیب میں مٹی کا ڈھیلہ ہوتا تھا، مٹی کی جگہ گڑ استعمال کرتا اور گڑ کی جگہ مٹی کھالیتا ہوگا۔

مولانا نے کہا کہ جس نے بھی کلمہ پڑھا ہے، عقیدۂ ختم نبوت کی پاسداری کرنا اس کی ذمہ داری ہے، آخر میں مبلغ ختم نبوت مولانا مختار احمد نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا، خصوصی طور پر علماء کرام مولانا قاری عبدالستار نوکوٹ، مولانا یعقوب جھور کینٹ، مولانا مفتی عدنان، مولانا عبدالقادر بھان اور تمام کنری جماعت کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا۔

اوکاڑہ اور قصور کے اضلاع میں ختم نبوت پروگرامز

اوکاڑہ (مولانا عبدالرزاق مجاہد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اوکاڑہ اور قصور کے اضلاع میں علماء ختم نبوت کے خطابات ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۷/جولائی جامعہ محمودیہ تحصیل رینالہ خورد ضلع اوکاڑہ میں استاد المناظرین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا بیان نماز مغرب تا عشاء ہوا۔ چوہدری خالد محمود اور قاری عبدالستار نے نعت پیش کی، تحصیل بھر سے کارکنان ختم نبوت قافلوں کی شکل میں تشریف لائے۔ پروگرام کامیاب رہا۔

۱۱/اگست کا خطبۂ جمعہ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے جامع مسجد قبا میں اور مولانا عبدالرزاق مبلغ ضلع قصور نے جامع مسجد عثمانیہ میں دیا۔ مولانا عبدالغنی اور مولانا عبدالحق نے اکابرین کی میزبانی کی۔ اسی دن بعد نماز عشاء جامع مسجد محمد خان تحصیل چونیاں میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تلاوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے قاری مشتاق احمد رحیمی نے کی۔ میاں محمد معصوم انصاری ناظم نشر واشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت قصور اور بھائی محمد فہد نے سرپرستی کی۔ علماء کرام نے عقیدۂ ختم نبوت پر بیانات کئے۔ مشہور نعت خواں مولانا عزیز الرحمن شاہ آف جہانیاں منڈی نے نعت پڑھی۔ مولانا مقصود احمد، قاری ذوالفقار، حاجی محمد حنیف صدر انجمن تاجران اور مولانا اسرار معاویہ، قاری محمد یوسف شریک ہوئے اور محترم حسن علی انجمن مسجد ہذا نے صدارت کی۔ طلبا نے مہمانوں کا خوب اکرام کیا۔

۱۲/اگست بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس ناروکی ماہجہ جامع مسجد امام اعظم ابوحنیفہ کے چوک تحصیل چونیاں میں مولانا وحید الحسن، مولانا کاشف کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ مولانا اسحاق نے نقابت کی، قاری محمد شاکر نے طلبا کو انعامات تقسیم کئے، مولانا آصف رشیدی نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا عبدالرزاق، مولانا عزیز الرحمن ثانی ناظم نشر واشاعت کا خطاب ہوا، مولانا عثمان کی دعا سے کانفرنس ختم ہوئی۔

۱۳/اگست ختم نبوت کانفرنس مجریاں تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں مولانا محمود الحسن، قاری محمد اقبال کی نگرانی میں بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ مشہور نعت خواں قاری ابوبکر حسانی آف لاہور کی نعت، مولانا عبدالرزاق، مولانا عزیز الرحمن ثانی مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بیان اور دعا ہوئی۔

۱۸/اگست بعد نماز مغرب تا عشاء مرکزی جامع مسجد گنبد والی، کوٹ مراد خان قصور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع فیصل آباد کے امیر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ مدظلہ کا بیان اور مجلس ذکر روحانی منعقد ہوئی۔ قاری مشتاق احمد رحیمی کی تلاوت اور مولانا افتخار فخری کی نعت ہوئی۔ مولانا مختار احمد، قاری حبیب اللہ قادری کے بیانات اور مولانا سید زبیر احمد شاہ نے صدارت کی۔ مولانا قاری احسان اللہ رحیمی نے مولانا محمد سلیم بزرگوں کا اکرام کیا۔ حاضرین مجلس کی کھانے سے تواضع کی گئی۔ ضلع قصور کے مبلغ عبدالرزاق نے نقابت کے فرائض انجام دیئے۔

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء پاکستان کی تاریخ کا یادگار دن

ریاست بہاولپور کی عدالت نے سب سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا

بہاولپور (محمد شفیع چغتائی) اللہ جل شانہ کا فرمان عالیشان ہے: ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔‘‘ (القرآن)

اسی طرح آقائے دو جہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ’’میرے بعد تمیں لوگ نبوت کا دعویٰ کریں گے وہ کذاب اور دجال ہوں گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حق اور سچ ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ہی لوگوں نے جھوٹی نبوت کے دعوے کئے، جن میں اسود عنسی اور ایک عورت شامل تھی۔ اسی طرح مسیلمہ کذاب بھی جھوٹا مدعی نبوت ہوا، جس کے خلاف خلیفۂ رسول حضرت صدیق اکبرؓ نے جنگ کی اور حضرت وحشیؓ نے اسے واصل جہنم کیا۔ اسی طرح برصغیر پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علماء حق نے اس کا تعاقب کیا جن میں حضرت پیر مہر علی شاہؒ اور دوسرے حضرات شامل تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۳ء میں اس سلسلہ میں تحریک ختم نبوت چلی، ہزاروں افراد شہید ہوئے، اس تحریک کے سرخیل راہنماؤں میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ شامل تھے۔ بظاہر یہ تحریک دبادی گئی لیکن اندرونی طور پر کام جاری رہا، پھر ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں نے چند مسلم طلبا کی ٹرین پر حملہ کر دیا اور پھر مرزائیوں کے خلاف تحریک شروع ہوگئی، اس کے لئے ایک مجلس عمل تشکیل دی گئی جس کے سربراہ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ تھے۔ تحریک پُرامن طور پر جاری رہی اور ملک بھر میں جلسے اور جلوس ہوئے اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ زور پکڑتا گیا۔ بالآخر ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں گروہوں لاہوری و قادیانی کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننے والا یا نبوت کا دعویٰ کرنے والا یا مدعی نبوت کو نبی یا مصلح ماننے والا مسلمان نہیں ہے۔ قومی اسمبلی کے اس متفقہ فیصلہ کو پوری قوم نے سراہا اور اس تاریخی فیصلے پر وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو مبارکباد دی۔ اس تاریخی فیصلے پر ملک بھر میں خوشی اور مسرت کا اظہار کیا گیا۔ واضح رہے کہ اس سے پہلے ریاست بہاولپور میں نواب سر صادق محمد خان خامسؒ کے دور میں جج اکبر خانؒ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔

اسلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

ساتویں سالانہ عظیم الشان

دفاعِ ختمِ نبوت کانفرنس

ان شاء اللہ بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

بمقام بالمقابل جامع مسجد قبا نزد بدر چوک اورنگی ٹاؤن سیکٹر 4/E کراچی

بتاریخ 5 اکتوبر 2017 بروز جمعرات بعد نماز عشاء

شاہینِ ختمِ نبوت مناظرِ اسلام
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مفکرِ ختمِ نبوت
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخواہ

خطیبِ ذیشان
حضرت مولانا قاضی منیب الرحمن صاحب مدظلہ

تلاوت
حضرت استاد القراء قاری نذیر احمد مالکی صاحب مدظلہ

خطیبِ ختمِ نبوت
حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا عبدالحی مطمئن صاحب مدظلہ

نعت خواں
مشہور و معروف شاعر
حافظ رفیع اللہ رفعت صاحب مدظلہ

نعت خواں
مشہور و معروف شاعر و نعت خواں
حافظ محمود خاطر صاحب مدظلہ

حضرت مولانا محمد شعیب کمال صاحب مدظلہ

زیرِ اہتمام

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت

حلقہ اورنگی ٹاؤن

برائے رابطہ:
0334-0304730
0334-3947670